بسم الله الرحمن الرحيم

THE
NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

____

Tuesday, the 23rd June, 2026

____

TABLE OF CONTENTS

1. RECITATION FROM THE HOLY QUR`AN 1
2. RECITATION OF HADITH 1
3. RECITATION OF NAAT 2
4. NATIONAL ANTHEM 2
5. LEAVE OF ABSENCE 2
6. MOTION FOR SUSPENSION OF RULE 123 IN ORDER TO TAKE UP THE FINANCE BILL, 2026 – *(ADOPTED)* .. 3
7. THE FINANCE BILL, 2026 – *(PASSED)* 3

NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN
ASSEMBLY DEBATES

———————

Tuesday, the 23rd June, 2026

———————

The National Assembly of Pakistan met in the National Assembly Hall (Parliament House) Islamabad, at 11:26 a.m. with the honourable Speaker (Sardar Ayaz Sadiq) in the Chair.

———————

RECITATION FROM THE HOLY QUR`AN

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۵۳﴾ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ
اَحْيَآءٌ وَّلٰـكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَىْءٍ مِّنَ الْخَـوْفِ وَالْجُـوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ؕ وَبَشِّرِ
الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۵۵﴾ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّـآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ؕ ﴿۱۵۶﴾ اُولٰٓـئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ
وَرَحْمَةٌ ۚ وَاُولٰٓـئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۷﴾

(سورۃ البقرۃ، آیات:153تا157)

[ترجمہ: پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کی شیطان مردود سے۔ اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

اے ایمان والو! صبر اور نماز سے مدد حاصل کرو۔ بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے اور جو لوگ اللہ کے راستے میں قتل ہوں ان کو مردہ نہ کہو۔ دراصل وہ زندہ ہیں، مگر تم کو (ان کی زندگی کا) احساس نہیں ہوتا۔ اور دیکھو ہم تمہیں آزمائیں گے ضرور، (کبھی) خوف سے، اور (کبھی) بھوک سے اور (کبھی) مال و جان اور پھلوں میں کمی کر کے اور جو لوگ (ایسے حالات میں) صبر سے کام لیں ان کو خوشخبری سنادو۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ جن کو کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو یہ کہتے ہیں کہ ہم سب اللہ ہی کے ہیں، اور ہم کو اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن پر ان کے پروردگار کی طرف سے خصوصی عنایتیں ہیں، اور رحمت ہے۔ اور یہی لوگ ہیں جو ہدایت پر ہیں۔

RECITATION OF HADITH

[ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صدقہ دینے سے مال میں کمی نہیں آتی، جو بندہ دوسروں کو معاف کرتا ہے، اللہ اسے عزت دیتا ہے، اور جو اللہ کی خاطر عاجزی اختیار کرتا ہے، اللہ اس کا مقام بلند کرتا ہے۔]

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ، وَمَا زَادَ اللّٰهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا، وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلّٰهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ۔

RECITATION OF NAAT

ان کی رحمت جو ساتھ ہو جائے

پھر تو ہر غم کو مات ہو جائے

بھول جاؤ تمام باتوں کو

آج آقا کی بات ہو جائے

حاکمِ حشر نے کیا حاکم

آج محفل میں نعت ہو جائے

NATIONAL ANTHEM

LEAVE OF ABSENCE

جناب سپیکر: اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ Leave application.

Mr. Speaker: Mr. Shehryar Afridi has requested for the grant of leave for 20th and 21st June, 2026. Is leave granted?

(The leave was granted.)

Mr. Speaker: Mr. Mohammad Ilyas Choudhary has requested for the grant of leave from18th to 21st June, 2026. Is leave granted?

(The leave was granted.)

Mr. Speaker: Mr. Zahoor Hussain Qureshi has requested for the grant of leave for 10th to 12th and 14th to 20th June, 2026. Is leave granted?

(The leave was granted.)

Mr. Speaker: Syed Hafeezuddin has requested for the grant of leave for 13th June, 2026. Is leave granted?

(The leave was granted.)

Mr. Speaker: Ch. Mahmood Bashir Virk has requested for the grant of leave from 14th to 16th June, 2026. Is leave granted?

(The leave was granted.)

Mr. Speaker: Mr. Faisal Amin Khan has requested for the grant of leave for 23rd June, 2026. Is leave granted?

(The leave was granted.)

MOTION FOR SUSPENSION OF RULE 123 IN ORDER TO TAKE UP THE FINANCE BILL, 2026

Mr. Speaker: Item No. 2. Senator Muhammad Aurangzeb Sahib.

Minister for Finance and Revenue, (Senator Muhammad Aurangzeb): بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ I, move under rule 288 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the National Assembly, 2007, that the requirement of sub-rule (2) of rule 123 of the said rules be suspended in order to take up the Finance Bill, 2026.

Mr. Speaker: Now, I put the Motion to the House. The question is that the Motion, as moved, may be adopted.

(The Motion was adopted.)

THE FINANCE BILL, 2026

Mr. Speaker: Item No. 3. Senator Muhammad Aurangzeb Sahib.

Senator Muhammad Aurangzeb: I, move that a Bill to give effect to the financial proposals of the Federal Government for the year beginning on the first day of July, 2026 and to amend certain laws [The Finance Bill, 2026], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: There is an amendment for eliciting public opinion standing in the name of Aliya Kamran Sahiba. Please move the amendment.

محترمہ عالیہ کامران: جی شکریہ محترم آپ کا۔

I, move that the Finance Bill, 2026, as reported by the Standing Committee, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon.

Mr. Speaker: Minister for Finance do you oppose it?

Senator Muhammad Aurangzeb: Yes, I oppose.

Mr. Speaker: Now, I put the amendment as moved by Ms. Aliya Kamran to the House. The question is that the amendment, as moved, be adopted.

(The amendment was rejected.)

جناب سپیکر: میں آپ لوگوں سے request کروں گا کہ یہ جو آپ نے move amendments کی ہیں۔ اس کے اوپر دو، دو تین، تین منٹ تک آپ لوگ بات کر لیں۔ بات صرف انہی issues کے اوپر ہو گی issues other than پہ نہیں ہو گی۔ عامر صاحب مجھے نام دے دیجئے جو تین چار ممبرز آپ کے بولنا چاہتے ہیں۔ جی عالیہ کامران صاحبہ۔

محترمہ عالیہ کامران: سر! یہ جو فنانس بل ہے کوئی ایک مالیاتی دستاویز نہیں ہے۔اس کا براہ راست اثر پاکستان کی عوام اور خاص طور پہ غریب عوام کے اوپر پڑتا ہے۔

سر! میرا سوال یہ ہے جب اس کے اثرات ہمارے پورے معاشرے پہ مرتب ہوتے ہیں۔ تو پھر ہم اتنی جلد بازی کیوں کر رہے ہیں؟ معاشرے کی آواز کو سنے بغیر۔ کیا حکومت نے تاجروں سے پوچھا؟ کیا اس معاملے میں صنعت کاروں سے مشاورت کی گئی؟ کیا تنخواہ دار طبقے کی اس میں رائے لی گئی ہے؟ کیا چھوٹے کاروبار والوں کو، Chamber of Commerce کو، Bar Associations کو، ٹیکس ماہرین کو اور سول سوسائٹی کو اعتماد میں لیا گیا؟

جناب سپیکر: اس کے علاوہ جو آپ نے amendment move کی اس پہ بھی ایک آدھ منٹ میں بات کر لی جائے۔

محترمہ عالیہ کامران: جی، سر۔

جناب سپیکر: یہ discussion ہے تو اس میں جو آگے amendments آ رہی ہیں ان کو ہم صرف put کریں گے۔ مگر آپ اس پہ بات کر لیں۔

محترمہ عالیہ کامران: جی سر! یہ جو عوام کی رائے کے لیے اس کو circulate کرنے کی میں نے amendment move کی ہے، اس پہ بات کر رہی ہوں کہ اگر۔۔

جناب سپیکر: اس کے علاوہ بھی آپ نے amendments move کی ہیں، اس پہ بھی بات کر لیجئیے دو تین منٹ۔ کیونکہ جب میں put کروں گا اس وقت بات نہیں ہو گی۔ یہ وقت اسی لیے دیا جا رہا ہے آپ کو۔

محترمہ عالیہ کامران: یعنی سر! آپ clause 2, clause 3 کی الگ الگ reading نہیں کر رہے؟

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ یہ کوئی نئی practice تو نہیں ہے۔ move کریں گی آپ مگر بات ابھی کریں گی۔

محترمہ عالیہ کامران: OK سر! General discussion کے لیے۔

جناب سپیکر: جی، دو منٹ ہیں آپ کے پاس۔

محترمہ عالیہ کامران: سر پانچ۔

جناب سپیکر: مجھے پتہ ہے، باہر جا کے کہیں گی کہ ہمیں بولنے نہیں دیا جا رہا۔

محترمہ عالیہ کامران: سر میں نہیں بولتی۔ آپ میرے پہ۔۔۔

جناب سپیکر آپ تو نہیں کہتی باقی کہیں گے، جی بات کیجئے۔

محترمہ عالیہ کامران: سر! آپ میرے پہ یہ گلہ نہیں کر سکتے۔

اچھا! سر! میں چیدہ چیدہ pointsکے اوپر آجاتی ہوں۔ سر میرے خیال میں اگر ہر clause پہ ہمیں بات کرنے کا موقع دے دیں تو آپ کی مہربانی ہو گی۔ اور میں اگر آپ سے ایک منٹ زیادہ لے لوں تو زیادہ بہتر نہیں ہو گا سر ہر clause کے اوپر بات کرنے کے لیے؟ تین، چار منٹ تو دے دیں۔

جناب سپیکر: چلیں، تین منٹ، ایک منٹ گزر گیا دو رہ گئے ہیں۔

محترمہ عالیہ کامران: OK میں جنرل discussion اس کے اوپر کر لیتی ہوں۔ ایک تو میں نے یہ کہا کہ اس بل کا circulate ہونا بہت ضروری ہے کیونکہ اس کا اثر جو ہے عوام پہ پڑے گا۔ تو جو stakeholders ہیں ان کو اعتماد میں نہیں لیا گیا۔ اس سے پتہ چل رہا ہے کہ یہ بجٹ صرف اور صرف بند کمروں کے اندر بیٹھ کر بنایا ہوا بجٹ ہے۔ اس میں عوام کی رائے شامل نہیں ہے۔ تو اس کا circulate ہونا بہت ضروری ہے۔

سر! دوسری میں نے ایک amendment اس میں move کی ہے۔ Petroleum development levy اور یہ جو دوسری ہے carbon levy کے حوالے سے، petroleum development levy کے اوپر میں نے کہا ہے کہ 160 روپے کے بجائے اس کی حد 50 روپے رکھی جائے۔

جب پیپلز پارٹی کے دور میں یہ petroleum development levy لگائی گئی تھی۔ تو اُس وقت اسے جگا ٹیکس کہا گیا تھا۔ اس کا ہم نے غلط استعمال دیکھا وہ ابھی حالیہ جنگ کے نتیجے میں جو عوام پر بوجھ پڑا۔ میری اس میں amendment یہی ہے کہ اس کو cap کر دیا جائے اور اس کی زیادہ سے زیادہ حد ہو، یہ 50 روپے سے زیادہ نہ لی جائے تو یہ بہت اچھی amendment ہے، عوام کیلئے بہت فائدہ مند ہے اور اس کے اوپر (ن) لیگ کا موقف بھی آجاتا کیونکہ وہ اس کو جگا ٹیکس کہتے تھے تو ابھی بھی میری اس amendment کی حمایت کریں۔

Carbon Levy کیلئے آپ لوگوں نے کہا، پچھلی دفعہ اڑھائی روپے رکھی گئی تھی اور پھر کہا گیا تھا کہ اس سال اس کو 5 روپے کر دیا جائے گا۔ تو میری amendment یہی ہے کہ اس کو اڑھائی روپے ہی رکھیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ جو اڑھائی روپے میں آپ لوگوں نے 37 ارب روپے وصول کئے اور یہاں پر ہم نے جب ان 37 ارب روپے کا سوال پوچھا کہ وہ کہاں پر استعمال ہوئے تو منسٹری نے ہمیں کوئی جواب نہیں دیا کہ وہ پیسے کہاں استعمال ہوئے۔ اس لئے اس Carbon Levy کو اڑھائی روپے ہی رکھنا چاہئیے۔ اس کو 5 روپے نہیں ہونا چاہئیے۔

اس کے علاوہ جو موبائل صارفین کے withholding ٹیکس کے استثنیٰ کی میں نے amendment دی ہے اس میں یہ کہا گیا ہے کہ جس کی چھ لاکھ سالانہ آمدن ہو گی اس کو ٹیکس سے استثنیٰ حاصل ہے۔ مجھے یہ بتایا جائے کہ ہم ٹیلی فون کا ایک کارڈ ڈلواتے ہیں، اس کے اندر 15 سے 18 روپے کٹ جاتے ہیں تو کیا وہ ٹیلی فون کارڈ صرف جس کی سالانہ آمدن 60 لاکھ روپے ہے وہ ڈلواتا ہے؟ وہ BISP کے تحت جتنے بھی لوگ آتے ہیں وہ ڈلواتے ہیں، طلباء ڈلواتے ہیں، غریب غرباء اور مزدور، مطلب ہر طبقہ سے براہ راست یہ ٹیکس وصول کیا جاتا ہے اس لئے اس کا کم ہونا بہت ضروری ہے۔

اس کے علاوہ Business class کو جو چھوٹ دی گئی ہے، ہوائی سفر میں Federal Excise Duty میں ان کو جو رعایت دی گئی ہے اس لحاظ سے میں یہ تو نہیں کہوں گی کہ آپ اس کو بند کردیں لیکن میں یہ کہوں گی کہ آپ نے اصل فائدہ غریب عوام کو دینا ہے تو اُسی حساب سے جو آپ کی economy class ہے اس کیلئے میں نے کہا ہے کہ ہوائی ٹکٹوں پر عائد Federal Excise Duty میں مناسب کمی کی جائے کیونکہ یہ بہت ضروری ہے، میں Business class کا یہ کہہ نہیں سکتی کہ مہنگی کردیں تو وہ اعتراض ہو جائے گا۔

اس کے علاوہ 18 فیصد Sales tax مقرر کیا ہے، میری ایک amendment ہے کہ اس کو آپ 10 فیصد کریں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ indirect tax کا اثر direct عوام پر پڑتا ہے، یہ امیر بھی دیتے ہیں اور غریب بھی دیتے ہیں۔ بجائے اس کے کہ آپ direct tax بڑھائیں یہ اشرافیہ پر ٹیکس لگائیں، آپ indirect tax کو کم کریں کیونکہ یہ بہت ضروری ہے۔ میں اس میں (ن) لیگ کی حکومت کے مؤقف کو سامنے رکھوں گی کہ جب یہ کہا گیا تھا کہ عمومی شرح sales tax 18 percent سے کم کر کے 10 فیصد کیا جائے، تو میں ان کا ہی موقف دہرا رہی ہوں جب یہ Opposition میں تھے۔ اب یہ حکومت میں ہیں تو یہ اپنے موقف کا اور اپنی بات کا پاس رکھیں اور اس کو کم کر کے 10 فیصد پہ لے آئیں۔ شکریہ سر۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ رانا عاطف صاحب۔

رانا عاطف: شکریہ جناب سپیکر۔ جس طرح پاکستان کی معیشت پچھلے چار سال سے چلائی جا رہی ہے، اس میں اب ہمیں کوئی شبہ نہیں ہونا چاہیئے کہ پاکستان کے یہ بدترین چار سال تھے۔ یہ کچھ دن پہلے ایک ممبر نے یہاں بڑا لیکچر دیا Power Sector کے اوپر۔ انہوں نے کہا کہ میں نے شہباز شریف کی قیادت کے اندر 600 ارب روپے سے DISCOs کے losses کو پچھلے سال 400 ارب روپے کر دیا۔

جناب سپیکر: آپ یہ کونسی amendment پر بات کر رہے ہیں؟ Amendments پر آجائیں، list بڑھتی جا رہی ہے عامر صاحب .This is not acceptable بات کریں۔

رانا عاطف: سر میں amendments پر آتا ہوں۔ جناب سپیکر! یہاں جب بتایا گیا کہ معیشت کتنی بہتر ہو رہی ہے، تو بتایا گیا کہ DISCOs کے losses جو ہماری Power Distribution Companies ہیں، وہ ہم نے پچھلے سال 600 ارب روپے سے 400 ارب روپے کر دیے ہیں۔ جناب سپیکر! یہ 600 ارب روپے کن لوگوں نے کیے تھے؟ جو صاحب یہاں پہ تقریر فرما رہے تھے، یہ انہوں نے 600 ارب روپے کیے تھے۔ انہوں نے ہمارے دو پرانے وفاقی وزرا کا نام لے کے کہا کہ انہوں نے تو کچھ کیا ہی نہیں۔ میں آج بتاؤں گا انہوں نے کیا کیا تھا۔ جناب سپیکر 2020-21 میں Distribution Companies کے جو losses تھے، وہ صرف 190 ارب روپے تھے۔ 2018-19 میں، ہمارا پہلا سال تحریک انصاف کا 2019-20 میں ہم نے وہ کم کر کے 131 ارب روپے کر دیے، 2020-21 میں ہم نے کم کر کے 102 ارب روپے کر دیے۔ جب یہ تجربہ کار آئے، انہوں نے آتے ہی وہ 600 ارب کر دیے۔

جناب سپیکر! اس کی ایک وجہ تھی کیونکہ اس وقت nepotism نہیں تھا۔ سب اپنے بھائیوں کو Board کا Chairman نہیں بنایا جارہا تھا، تب اپنے سسر کو Board کے اندر نہیں ڈالا جارہا تھا۔ ہر ایک Board کے اندر، میں آپ کو challenge کرتا ہوں، ہر ایک MNA کا بھائی، اس کا بھتیجا اور اس کا بھانجا ڈالا گیا۔ اور اس سے پہلے Board میں کون لوگ تھے؟ Sanford, MIT, Harvard and Cambridge کے لوگ تھے۔ اور ان کو انہوں نے request کی matric pass والوں کو جن کی پہلی بات کیا تھی، کہ ہم آپ کو reward کریں گے، کہ آپ ان لوگوں کو replace کریں، اور آپ جب بیٹھے تو 600 ارب روپے ہو گئے۔ انہوں نے بات کی سر circular debt کی۔ آج پاکستان کا circular debt جس سے پورا ملک اور اس کی معیشت بیٹھ گئی ہے۔ 2800 ارب روپے آپ کا circular debt ہے۔ آپ کو حیرانگی ہو گی کہ circular debt کا 1700 ارب روپے 9th اپریل 2022 سے لے کر آج تک انہوں نے contribute کیا۔ 11 سال میں 85 فیصد circular debt (ن) لیگ نے contribute کیا ہے۔ یہ ہمیں بتا رہے ہیں کہ ہم نے power sector کو ٹھیک کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سیٹھوں کے ساتھ معاہدہ کیا اور ان کی جیبوں سے پیسے نکالے۔ ان کو پتہ نہیں ہے کہ ان کے وہ وزیر ہیں جنہوں نے وہ 2020 میں رپورٹ مرتب کی تھی۔ وہ رپورٹ پاکستان تحریک انصاف نے کی تھی، انہوں نے نہیں بنوائی تھی۔

انہوں نے transmission and distribution losses کا کچھ نہیں کیا بلکہ بڑھا دیے ہیں۔ انہوں نے recovery نہیں کی۔ Consumer کو انہوں نے پھڑکا دیا ہے۔ اس سال بھی 400 ارب روپے loss ہے۔ کاش ملک میں 9th اپریل کا دن نہ آیا ہوتا تو آج پاکستان کا circular debt zero ہوتا ہے۔ پاکستان کی انڈسٹری چل رہی ہوتی۔ بجلی کی 13 فیصد annual grow تھی۔ انہوں نے Floor of the House misstatement دی ہیں، انہوں نے actually incorrect باتیں کی ہیں۔

جناب سپیکر: جو incorrect باتیں ہیں، ان کا جواب بھی دے دیا تھا اور فنانس منسٹر صاحب in writing بھی دے چکے ہیں۔ اب وائنڈ اپ کریں۔

رانا عاطف: جناب سپیکر! جب تک آپ اس ملک کو ان لوگوں سے، nepotism free کر کے اور ایک ایسی حکومت جو فارم 47 سے وجود میں نہ آئی ہو، جو لوگوں کے genuine ووٹوں سے نہ آئی ہو، یہ circular debt آج 2.8 ٹریلین ہے۔ میں آپ کو challenge کرتا ہوں کہ اگر یہ 2 سال اور رہے تو یہ 5 ٹریلین سے اوپر چلا جائے گا۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ مبین عارف صاحب۔

جناب محمد مبین عارف: سپیکر صاحب! بڑی مہربانی۔ سر! پورے پاکستان کی نظریں آج اس ایوان پر ہیں۔ ہم نے فنانس بل پاس کرنا ہے۔ پھر اس کے مطابق اشیائے خورد و نوش ہوں، بلز ہوں، ان سب کے اوپر ہمیں عوام نے دعائیں دینی ہیں یا بد دعائیں دینی ہیں۔ سر! 1971 کے الیکشن کے بعد پیپلز پارٹی کی اکثریت اس ایوان میں آئی تو بھٹو صاحب کے آئین کی وجہ سے سینیٹ کا ایوان بھی بنا۔ اس سے پہلے constitutional accord

بھی ہوا۔اس پر بھی مولانا فضل الرحمٰن صاحب کے والد ہوں، یا پیپلز پارٹی کے بانی بھٹو صاحب ہوں اور اس وقت کے بڑے لیڈران کے سائن تھے۔ سارے کا سارا استحقاق فنانس بل کے related اس ایوان کو دیا گیا۔ اس ایوان کی ذمہ داری ہے کہ فنانس بل کے معاملات دیکھے۔ وقت گزرنے کے ساتھ جب آئین کا حلیہ بگڑا تو سینیٹ جس کا کام ہی صوبوں کے وسائل کی تقسیم اور پاکستان کے اندر، صوبوں کے اندر برابری کی چیزوں کو دیکھنا تھا، تو اس نے اپنا سارا دھیان وہاں سے ہٹا کر صرف سٹینڈنگ کمیٹیوں کے اندر نمبرداریاں لینے سے لے کر Public Accounts Committee کے اندر نمبرداریاں لینے کی شکل میں اور منی بل اور ساری کی ساری authoritarian جو ہے اور oversee کا کردار ادا کرنے کے لیے۔

جناب سپیکر: میں honourable Member کو request کروں گا، سینیٹ پارلیمنٹ کا حصہ ہے اور ہمارے جو وہاں honourable Senators بیٹھے ہیں وہ ہمارے colleagues ہیں اور قابل احترام ہیں، تو کوئی ایسی بات نہ کریں کہ جس میں ہم سینیٹرز کے اوپر کوئی کسی طرح کی تنقید کریں، یہ میری آپ سب سے request ہو گی۔

جناب محمد مبین عارف: جناب سپیکر! میں تو ایسی بات کرتا ہی نہیں ہوں۔ نہ اخلاق سے کوئی گری ہوئی بات کرتا ہوں، نہ ہی میں کوئی ذاتی تنقید کر رہا ہوں، میں تو یہاں آئین کی بات کر رہا ہوں جو بھٹو صاحب نے بنایا، میں تو آئین کی بات کر رہا ہوں جس کے اوپر مولانا فضل الرحمن صاحب کے والد صاحب کے دستخط ہیں۔ اس کی رو سے اگر دیکھا جائے تو یہ Finance Bill سارے کا سارا ایوان کا استحقاق ہے، اس کی Finance Committee کا استحقاق ہے۔ اس کا reward نوید قمر صاحب کو بھی جاتا ہے، جو Finance Committee میں اس کے اوپر discussion کراتے ہیں، اور یہاں پر clause by clause discussion ہوتی ہے۔ اور حق ہے اس ایوان کا، اس کمیٹی کا، کہ وہاں پہ دس دس دن پڑا ہوتا ہے اس کی recommendation کے لیے، یا پھر اس کے دن تیس، چالیس کیے جائیں، بلکہ دو مہینے کیے جائیں۔ چیزیں جو ہیں وہ late آتی ہیں اور جلدی میں گزر جاتی ہیں، یہ مناسب نہیں ہے۔

چلیں، ابھی میں بات کرتا ہوں سر، اس Bill کے اوپر جو faceless center ہے، اس Bill کے اندر Clause 4,5,6 Custom act کی income tax اور sales tax اگر آپ جا کے دیکھیں اور جو یہ بتاتے ہیں کہ corruption free نظام ہو جائے FBR کے اندر، taxpayer اور tax officer کے درمیان کوئی رابطہ نہیں ہو گا، اور ایک دوسرے کو جانتے نہ ہوں۔ لیکن صرف آپ law پڑھ لیں tax officer کی identity secret رکھی گئی ہے، taxpayer کہیں پہ بھی secret نہیں ہے۔ میری گزارش ہے، اس کو Finance Minister نوٹ کریں اور اس کے اوپر کوشش کریں کہ واقعی یہ corruption free ہو۔

دوسرا سر، Income Tax کی جو clause 5 ہے as per Standing Committee کی نئی report کے مطابق 153 (45c-3) sub-clause کی withdraw exemption کی گئی ہے۔ 153 کی exemption جو میں اس کا بتاتا چلوں 5.5% minimum tax کے مطابق ہے۔ جو withhold کرتا ہے، جب آپ کسی دوسری party کو کرتے ہیں۔ سر! کئی ایسے

ہیں جن کا businesses profit marginally 2%, 3% ہے۔ اگر ان کا withholding 5.5% ہی ہو جائے گا تو وہ تو پہلے دن ہی اپنے turnover کے اوپر 2%,3% کا نقصان کر کے جائیں گے۔ تو مہربانی کریں پوری دنیا کے اندر minimum tax کا concept ختم ہوتا جا رہا ہے۔ یہاں پر بھی ختم کریں۔ Advance آپ لے رہے ہیں، گزارا کریں، minimum نہ لیں، minimum کا مطلب ہے آپ کو نقصان ہو یا فائدہ ہو وہ آپ نے دینا ہی دینا ہے۔

آخر میں انہوں نے صرف سیکشن 33 سیلز ٹیکس کے اندر ہر قسم کی پینلٹی بڑھا دی۔ انکم ٹیکس کے اندر penalties بڑھا دیں۔ ابھی کاروبار ویسے ہی نہیں چل رہے ہیں، ہر بندہ پریشان ہے۔ اس طرح penalties بڑھا کر revenue نہیں پورا ہو سکتا۔ مہربانی کر کے اس کے اوپر نظر ثانی کریں اور آخر میں section 25 جو ہے وہ introduce کرایا ہے sale tax کے اندر، اس کا نام ہے sale tax affair سر! یہ بڑا ایک صاف ہے کہ انہوں نے کہا ہے کہ جو account submit کیے جاتے ہیں FBR کو۔ اس کے اندر اگر کوئی complexity ہو، ہمیں accounts کی سمجھ نہ آ رہی ہو، accounts جو ہیں وہ بڑے lengthy ہو transaction زیادہ ہو تو یہ Commissioner کو اختیار ہے کہ وہ اپنی مرضی کی audit firm جو FBR کے panel پر ہو وہ صرف نئے سرے سے audit کرائے۔ یہاں پر سر کسی کے پاس auditor بھی ہے اور AC بھی ہے، DC بھی ہے، Commissioner بھی ہے۔ اگر ان سب کو ملا کر audit and accounts کی سمجھ نہیں آ رہی۔ تو پھر یہ سارے ہم نوکری سے فارغ کر دیتے ہیں۔ پھر سر! کیا ضرورت ہے اور نئے آڈٹ کا خرچہ بھی tax payer کے اوپر ہے یہ تو کوئی انصاف نہیں ہے۔

Last Sir انہوں نے نیا ڈائریکٹوریٹ بنایا ہے، compliance کا inland revenue کے اندر، پچھلے سال بھی انہوں نے ایک نیا ڈائریکٹوریٹ بنایا تھا کسٹم کے اندر، سر! مجھے یہ بتائیں کہ ادھر بات کرتے ہیں کہ ہم نے اپنی یہ سول گورنمنٹ کا expenditure کم کرنا ہے اور انہوں نے پچھلے سال بھی revenue achieve نہیں کیا، نیا ڈائریکٹوریٹ بنانے کا کیا مقصد ہے اور کیوں ہمارے ٹیکس کے پیسے پر بوجھ ڈال دیا ہے۔ یہ میری گزارشات ہیں، فنانس منسٹر سے kindly اس پر بتا دیں۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: نعیمہ کشور خان صاحبہ۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: شکریہ جناب سپیکر! اس Finance Bill میں میں نے چند amendments move کی ہیں اور سب سے پہلی میری یہ amendment ہے کہ جو 1000 cc گاڑیاں ہیں اس پر tax بڑھا کر جو پہلے چار ہزار روپے تھا اب بیس ہزار روپے کر دیا ہے۔ جناب سپیکر! جو غریب لوگ ہیں جو اپنے conveyance کے لیے transport کے لیے چھوٹی گاڑی رکھتے ہیں تو یہ ان کے ساتھ ظلم ہے تو اس لیے میں نے اس میں یہ amendment move کی ہے کہ اس کو ختم کریں، میری یہ request ہو گی کہ 1800cc گاڑیوں پر بھی tax exempt کریں۔ اگر دوسری طرف ہم دیکھیں جو بڑی گاڑیاں ہیں ان کی جو invoice ہیں اس پر 0.25% tax رکھا گیا

ہے تو بجائے اس کے کہ ہم غریب طبقے کے اوپر shift کریں، ہمیں بڑی گاڑیوں پر ٹیکس بڑھانا چاہیئے، اس کو ادھر سے پورا کریں۔ ہم نے اپنا ٹیکس collect بھی کرنا ہے۔ لیکن بجائے اس کے کہ ہم غریب لوگوں سے جو چھوٹی گاڑیاں رکھتے ہیں ان سے لیں تو میری request ہوگی کہ 1800cc تک جتنی گاڑیاں ہیں ان پر ٹیکس ختم کریں اور جو بڑی گاڑیاں ہیں بیشک اس پر بڑھادیں۔

میری دوسری amendment یہ ہے کہ جو گھریلو استعمال کی چیزیں ہیں، اگر آپ اس پر ٹیکس بڑھا رہے ہیں، جس طرح plastic کا furniture ہے، plastic کی جو اشیاء ہیں وہ عام لوگوں کے استعمال کی چیزیں ہیں اس پر آپ tax لگا رہے ہیں، اسی طرح جو hygiene چیزیں ہیں، واش روم وغیرہ ہے اس پر tax بڑھا رہے ہیں تو عام استعمال کی چیزوں پر نہ بڑھائیں، عوام کو تنگ نہ کریں۔ اس میں ایک اہم چیز یہ ہے کہ سکول کی جو stationary ہے، آپ اس پر بھی یہ tax لگا رہے ہیں۔ تعلیم پر ویسے بھی آپ توجہ نہیں دے رہے ہیں، آپ اتنا funds provide نہیں کر رہے ہیں۔ دوسری طرف stationary پر بھی tax لگا رہے ہیں تو میرے خیال میں یہ عوام کے ساتھ اور آنے والی نسلوں کے ساتھ زیادتی ہوگی تو اس tax کو میں نے omit کرنے کے لیے amendment move کی ہے۔ ایک اور جہاں آپ 1000cc گاڑیوں پر تو ٹیکس بڑھا رہے ہیں۔ لیکن دوسری طرف جو bullet proof گاڑیاں ہیں اس پر 18% tax ختم کر رہے ہیں جو باہر سے ہم منگواتے ہیں، تو یہاں پر بات ہوتی ہے کہ ویگوڈالہ کو ختم کریں اور دوسری طرف ہم bullet proof گاڑیاں منگواتے ہیں اور اس پر ٹیکس ختم کرتے ہیں، اور ایک اہم چیز یہ ہے کہ جو باہر کے جو ڈرامے ہیں اس پہ بھی tax ختم کر رہے ہیں۔ اس کا کیا مطلب ہے، ہمارے ملک میں تو ویسے بھی لوگوں کی اخلاقیات ختم ہیں اور فحاشی بڑھ رہی ہے اور اس طرف لوگ جا رہے ہیں تو اگر ہم بیرونی plays پر tax کو omit کر رہے ہیں تو اگر میں یہ کہوں تو غلط نہیں ہوگا کہ ہم انڈین فلموں پر اور ڈراموں پر tax ختم کر رہے ہیں، ان چیزوں پر tax لگانا چاہیئے یہ luxury چیزیں ہیں اور یہ ختم ہونی چاہئیں، میں نے ایک اور amendment move کی ہے sales tax کے جو گوشوارے ہیں جو وقت پر ہم جمع نہیں کرواتے، جناب سپیکر! میں صرف اپنی amendment پر بات کروں گی، جو ہم گوشوارے late جمع کرواتے ہیں، اگر وقت پر جمع نہیں کرواتے تو پہلے دس ہزار روپے اس پر fine کیا جاتا تھا۔ اس کو بڑھا کر ہم نے پچاس ہزار کر دیا۔ جناب سپیکر! اس میں، میں یہ کہوں گی کہ پہلے Corona تھا لوگ گھروں میں بند تھے اور کاروبار نہیں تھے۔ اس سے جان چھوٹی تو اگر آج کے آپ حالات دیکھیں روز ہمارا ملک بند ہوتا ہے۔ آج بھی دیکھیں اسلام آباد بند ہے۔ تو کاروبار نہیں چل رہے اور دوسری طرف اگر وہ وقت پہ گوشوارے جمع نہ کرائیں تو اس پہ آپ ٹیکس بڑھا رہے ہیں، 10 ہزار سے 50 ہزار تک کر رہے ہیں، تو اس کو ختم ہونا چاہیئے۔

ایک اور جو اہم چیز ہے، دو چیزیں میری رہتی ہیں، جو دو amendments ہیں۔ ایک جو business class کے ticket ہیں، پہلے یہ 3 لاکھ 50 ہزار روپے تھا، اب ہم اس کو 50 ہزار روپے کر رہے ہیں، اس پر 3 لاکھ روپے ختم کر رہے ہیں۔ تو اگر ہمارے پاس اتنا پیسہ ہے، ہم business class اور club class کو رعایت دے رہے ہیں۔ تو جو economy class کے ticket ہے اس پہ کیوں نہیں دے رہے، غریب عوام کو، ہم عام لوگوں کو کیوں نہیں دے رہے ہے؟

ہمارے یہاں پہ جتنی بھی رعایتیں ہیں وہ امیروں کے لیے ہیں، غریب کے لیے کچھ بھی اس بجٹ میں ہمیں نظر نہیں آتا۔تو میری requestہو گی کہ بے شک آپ clubکے یا جو business classکے ticketہیں اس پہ جو 3لاکھ 50ہزار روپے ہے اس کو رکھیں، اس کو کم نہ کریں، 50ہزار تک نہ لائیں اور جو economy ticketsہیں اس پہ بے شک آپ رعایت دیں۔

اچھا جو آخری میری amendmentہے وہ salaried classکے لیے ہے۔Salaried classکو یہاں پہ سن رہے ہیں اور یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم 2 % رعایت دے رہے ہیں۔ اگر ہم اس کو calculateکریں تو یہ 0.5 %بنتا ہے کیونکہ 2لاکھ یا 1لاکھ 85ہزار روپے، جو پہلے ان پہ ٹیکس لگتا تھا تو وہ 3834روپے تھا۔اب جو یہ ٹیکس 3334روپے کٹے گا یعنی ان کی salaryمیں صرف 500روپے کا فرق آئے گا۔اگر یہ 2 %ہے اگر اس کو calculateکریں تو پھر یہ 4,000کا فرق آنا چاہیئے۔

تو یہ بالکل غلط ہے کہ ہم salaried classکو فائدہ دے رہے ہیں۔اگر صرف 500روپے کا کسی کے ٹیکس میں کمی آ رہی ہے، تو میرے خیال میں یہ بالکل غلط ہے۔یہ 2 %نہیں ہے بلکہ یہ 0.5 %ہے thank you۔

جناب سپیکر: جی thank youعمیر نیازی صاحب۔

جناب عمیر خان نیازی: جناب سپیکر شکریہ۔Finance Billکے Motionکو opposeکرنے سے پہلے جب بجٹ کا processشروع ہوا تو بطور پاکستانی مجھے ایک اچھے کا گمان تھا کہ وزیر خزانہ صاحب ہمیں اڑان پاکستان جیسی تدبیر کا حوالہ دیتے ہوئے ہمیں حیران اور پریشان کر دیں گے۔مگر میں سمجھتا ہوں کہ آج اپوزیشن حیران اور پریشان تو نہیں ہوئی مگر ان کی ہمیں یکطرفہ محبت اس نظام کے ساتھ ضرور نظر آئی ہے۔اور اس یک طرفہ محبت پہ مجھے وہ بانو قدسیہ کا قول یاد آ گیا کہ۔

مانگی ہوئی محبت کا مزہ بگڑی ہوئی شراب جیسا ہوتا ہے

جناب سپیکر! Finance Ministerصاحب کا تو غصہ اپنی جگہ پہ تھا مگر ان کی ٹیم نے بھی خوب ادھر غصہ نکالنے کی کوشش کی۔ ہمارے کپتان نے ٹریننگ ایسی کی کہ حالات میں گھبرانا نہیں ہے۔مگر یہ سبق شاید بھول گئے۔ہم نے اس بجٹ کے حوالے سے basicچیزوں پر بات کی۔ہم نے کہا کہ debt trapہے، fiscal national pactکے ذریعے ADPsکو نقصان ہو رہا ہے۔ہم نے اس طرح کی باتیں کی، ہم نے کسان کی حالت اظہار پہ بات کی، ہم نے بجلی پہ بات کی۔مگر یہ لے دے کہ جو انہیں 35ہزار فٹ کی پرواز ملی تھی، اس کو یہ کدھر لے آئے گوبر ٹیکس اور toiletٹیکس پہ۔

جناب سپیکر! اس گھبرائی ہوئی ٹیم سے چند جو سوال و جوابات اس ایوان میں ہوئے کیونکہ مجھے عادت ہے میں dairyلکھتا رہتا ہوں۔وہ میں نے نوٹ کی۔میں ان کا حوالہ دوں گا کہ ہمیں amendmentsپیش کرنے کی کیوں ضرورت پڑی۔

جناب سپیکر! یہاں مبین جٹ صاحب نے اپنی تقریر میں کہا کہ ہم نے ملک کے قرضے % 45 تک GDP کے لے گئے ہیں۔ایک موصوف وزیر نے کیا جواب دیا کہ آپ تعصب کی عینک سے دیکھ رہے ہیں۔جناب اسد قیصر صاحب نے کہا کہ آپ نے پوری Airline بیچ کے ایک جہاز لے لیا ہے۔تو وزیر موصوف نے کہا آپ سیاسی چورن بیچ رہے ہیں۔جناب سپیکر! کاکڑ صاحب نے legal points اٹھائے کہ آپ نے نظام عدل کو زمین بوس کر دیا ہے۔تو کہا کیا گیا کہ آپ کو اب good to see you کی سہولت میسر نہیں۔ارے بابا ہمیں کب good to see you کی سہولت میسر تھی، سہولت تو biometric کی آپ کو ایئر پورٹ میں ملی۔آپ کے بیٹھے بٹھائے cases الیکشن سے پہلے لگے۔پھر آپ کے cases ختم ہوئے، آپ کی conviction set aside ہوئی۔یہ سہولت ساری Raiwind کے دروازے پہ میسر ہوئی۔

جناب سپیکر: فنانس پہ آپ آجایئے۔

جناب عمیر خان نیازی: فنانس کی بات کر رہا ہوں جناب۔آپ نے کہا ایک شخص کے پیچھے مت لگیں۔آپ کو اس ایک شخص سے اتنا ڈر لگتا ہے۔

جناب سپیکر! ادھر علی محمد خان نے کہا کہ ہم کوئی غلام ہیں کہ آپ کی باتیں مانیں، آپ نے کہا نہیں، آپ دہشت گردوں کے سہولت کار ہیں۔جناب ادھر شاندانہ نے بات کی IPPs کے حوالے سے circular debt پہ بات کی۔انہوں نے کہا کہ آپ کے معاہدوں نے نقصان پہنچایا ہے، ملک کا پیسہ چوری ہوا ہے۔آپ نے کہا ہم نے علی بابا کے ساتھ معاہدہ کیا ہے۔اب علی بابا کہاں 40 چور کہاں۔جناب شاہد خٹک غصے میں آگیا۔اس نے کہا کہ آپ کی فارم 47 کی حکومت ہے۔آپ نے کہا نہیں ہمارا بابا بڑا پہنچا ہوا ہے۔خرم صاحب میرے ساتھ بیٹھے تھے۔انہوں نے کہا میرے حلقے سے کہا۔۔۔

جناب سپیکر: فنانس پر please۔

جناب عمیر خان نیازی: میں بالکل فنانس پہ بات کر رہا ہوں۔انہوں نے کہا کہ نہیں ہمارا بابا بھی جو ہے ناں بڑا غصے والا ہے۔اس کے غصے کا یہ حال ہے کہ ان کا خالی نام بتایا جاتا ہے تو اس ملک میں چھبسویں اور ستائیسویں ترامیم pass ہو جاتی ہیں۔

جناب سپیکر: یہ کونسی والی amendment ہے؟

جناب عمیر خان نیازی: میں ابھی آتا ہوں، بالکل بتاتا ہوں مگر ایک مکمل کرنے دیں۔جی بالکل۔اچھا ادھر سے ارباب شیر علی نے کہا ٹیکس وصولی میں آپ بے پناہ اضافہ کر رہے ہیں بغیر ٹیکس base کے بڑھاتے ہوئے۔میرے سب سے پیارے وزیر طارق فضل صاحب نے کہا کہ آپ نے پارلیمان کو debating club بنالیا ہے۔جناب عالی ادھر مستی خیل نے کہا کہ آپ نے IMF programme نہیں غریب مکاؤ پروگرام شروع کیا ہے۔تو وزیر خزانہ نے کیا جواب دیا کہ 8500 روپے والا غریب ہوتا ہے۔

جناب اب آخری دو باتیں زین قریشی نے کہا ٹیکس اور بجلی میں reliefدو، وزیر خزانہ نے کہا کہ FBR کی ابھی جیب بھر و تحریک چل رہی ہے۔ جناب عالی! گوہر خان نے کہا کہ آپ نے کھمبے کا قانون pass کر دیا آپ کسی کی بھی جائیداد پہ کھمبا لگا سکتے ہیں۔ جواب کیا ملا وسائل آپ کے اختیار ہمارا۔ جناب عالی! یہ کوئی بات ہوئی۔

جناب عالی! آخر میں، جی جو عظیم لکھوی صاحب نے کہا کہ آپ نے بیت المال کو گھر کا مال سمجھا ہوا ہے۔ تو ایک بہت ہی شریف وکیل نے کہا مال تو آخر مال ہے۔

جناب شکریہ wind up کر رہا ہوں، آخری وزیر خزانہ کا حوالہ دے رہا ہوں، وزیر خزانہ نے کہا کہ ہمارا focus widening of tax base پہ ہے deepening پہ نہیں ہے۔ جناب خود آپ فیصلہ کریں غریب کی pocket کتنی deep ہے۔ غریب کی تو ایک جھولی تھی جو اٹھا اٹھا کے آپ کو بد دعا دے سکتا تھا آپ نے وہ جھولی بھی پھاڑ دی ہے۔ وزیر خزانہ کی punch line کیا تھی۔ انہوں نے دوبارہ کہا آپ لوگوں نے غل غپاڑہ کیا اور میری تقریر نہیں سنی۔ صفحہ نمبر 52 پہ اگر آپ یہ میرے الفاظ سن لیتے۔ انہوں نے کیا کہا میں یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ استحکام ہماری منزل نہیں، ہمارے سفر کا آغاز ہے۔ موصوف کو پتہ ہی نہیں چلا اس بجٹ کے دوران اس استحکام کی کرسی پہ کوئی اور بیٹھنے جا رہا ہے۔ جناب میں۔۔

جناب سپیکر: اسامہ میلہ صاحب، لاء منسٹر صاحب۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: سر ایک شعر ہے ذرا ماحول اچھا بنے گا۔ عمیر نیازی صاحب نے کہا ہے، گوہر صاحب میں آپ ہی کی نذر کر رہا ہوں۔ عمیر نیازی صاحب نے کہا ہے کہ وزیر خزانہ نے کہا کہ بجٹ تقریر کے دوران غل غپاڑہ ہوا ہے۔ میں معذرت چاہتا ہوں لیکن شعر احمد ندیم قاسمی کا یاد آ گیا ہے کہ۔

حسن ہے سچ بھی یہ سچ ہے تو کہا جائے قرینے سے

زخم کو زخم نہیں پھول پکارا جائے

اب آپ بتائیں اسے کیا کہیں

جناب سپیکر: جی اسامہ میلہ صاحب۔ نہیں، نہیں آپ سات منٹ بول چکے ہیں، نہیں، نہیں سات منٹ ہو چکے ہیں۔ چلیں۔ جی اسامہ صاحب۔

جناب اسامہ احمد میلہ: سر! بہت مہربانی۔ بہت مہربانی Law Minister صاحب کی جنہوں نے شعر پڑھا۔ جس کی کسی کو سمجھ نہیں آئی۔ لیکن سب نے desk بجائے۔

سر! دیکھیں میں بہت مختصراً بات کرنا چاہتا ہوں سر کہ ہمارے جو ٹیکس کا structure ہے ناں اگر ہم اس کو دیکھیں تو سر وہ بہت ٹوٹا ہوا ہے۔ سر اب میں آپ کو ایک مثال دوں گا کہ ہم جب exemptions پہ آتے ہیں کہ ان کو ہٹایا جائے تو ہمیں بچوں کا دودھ نظر آتا ہے، ہمیں

stationary نظر آتی ہے۔اس کے اوپر سے ہم blanket اتار دیتے ہیں سر۔ لیکن ہمارے پاس جو end پہ چیز جو سامنے عوام کو دکھانے کے لیے آتی ہے ،وہ آتی ہے کہ land cruiser جو ہے وہ سستی ہو گئی ہے land cruiser سستی ہو گئی ہے لیکن آپ کے دودھ پہ ہم ٹیکس کی exemption وہ afford نہیں کر سکتے۔

ہمارے پاس ایسی کئی companies ہیں جو business income کماتی ہیں۔ان کو ہم نے انکم ٹیکس کی exemptions کے schedule کے اندر ڈالا ہوا ہے سر۔ ہمیں ان کے متعلق IMF کچھ نہیں کہتا، لیکن ہمیں سولر پینلز پر IMF تنگ کرتا ہے۔ تو سر یہ جو چیز آپ عوام کے سامنے رکھتے ہیں کہ اس چیز پر یہ compromise کر جاتے ہیں اور اپنی چیز پر نہیں کرتے تو ان میں شدید غم و غصہ بڑھتا ہے۔ سر مختصر اً بات کروں گا کہ جو آپ کا faceless سینٹر ہے اس کو میں یقین کریں کہ یہ senseless سینٹر ہے جو انہوں نے نیا بیان ہے۔اس senseless سینٹر میں وہ یہ کہتے ہیں۔ سر آپ کا جو قانون ہے انکم ٹیکس کا اور سیلز ٹیکس کا۔اس میں بڑا واضح لکھا ہوا ہے کہ اس گریڈ کا آفیسر وہ اس magnitude کے پیسوں کے کیس کو فلاں سن سکتا ہے۔اس کو DC سنے گا،اس کو کمشنر سنے گا۔ سر اس کی language ایسی ہے کہ اس طرح لگ رہا ہے کہ شاید انہوں نے کورٹ کو بھی روکنے کی کوشش کی ہے کہ آپ بھی ایسا deal نہیں کر سکتے کہ آڈٹ یا assessment کون کر رہا ہے۔ سر اس senseless سینٹر کے بارے میں ایک اور چیز ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ جو assessment officer ہے چاہے jurisdiction اس کی تھی یا نہیں تھی اس کو آپ چیلنج نہیں کر سکے۔ سر میں نے جب یہ دیکھا تو میں نے international faceless center دیکھے مختلف ممالک کے۔ان سب میں یہ provision موجود ہے کہ آپ اس کی jurisdiction چیلنج کر سکتے ہیں۔ کسی بھی ملک میں اس طرح کے draconian provisions نہیں ہیں۔ تو سر international best practices پر ہمیں جانا چاہیے۔ سر اس میں ہم نے اس میں ایک اور چیز بھی ڈالی ہے کہ ایک سپیشل جج جو ہو گا اس کے پاس اکاؤنٹ فریز کرنے کی طاقت ہو گی کسی بندے کی۔ تو میں request کرتا ہوں کہ وکلاء صاحبان بیٹھے ہیں، ہماری خوش قسمتی ہے لاء منسٹر صاحب بیٹھے ہیں۔ Innocent until proven guilty آپ کی jurisprudence کی ایک بڑی basic چیز ہے۔ آپ trial کے دوران کسی جج کو اجازت نہیں دے سکتے کہ وہ اتنا بڑا measure لے ، اس پر میری ان سے یہ گزارش ہو گی۔ انہوں نے non-profit کے اوپر جو ٹیکس لگائے ہوئے،اُن کے excess funds کے اوپر 10 فیصد ٹیکس لگائے ہوئے ہیں، وہ already taxed income سے پیسہ آتا، وہ non profits سوشل سیکٹر میں حکومت کی طرف سے بہت بڑا gap ہے وہ اس کو fill کرتی ہیں اور ہمیشہ سے fill کرتی آرہی ہیں، تو ان کو encourage کیا جائے۔

آخری بات، اس دفعہ جو ہم نے صوبوں سے پیسے لئے ہیں ،ہم نے یہ دکھایا ہے کہ ہم بہت عقلمند ہیں۔ ہم آئین کو اور کسی بھی structural چیز کو چھیڑے بغیر ہم پورے کے پورے NFC کو rewrite کر سکتے ہیں۔ میں آپ کو یہ لکھ کے دے رہا ہوں، یہ میرے آخری الفاظ ہیں، آج آپ کو لکھ کر دے رہا ہوں، آپ 3 سال صوبوں سے پیسے لیں یا 10 سال لیں، ان بیچاروں نے شاید آپ کو دے ہی دینے ہیں یا شاید آپ

نے ان کو release پر ہی روک لینا ہے، پھر وہی آئینی عدالت میں اپیل کرتے پھریں گے اور پھر آپ کو پتہ ہی ہے کیا result نکلنا ہے۔ میں صرف یہ کہنا چاہ رہا ہوں کہ آپ اگر ان سے 10 سال بھی پیسے لے لیں، اگر آپ نے وفاق کا کچھ نہ کیا، جس کا current expenditure to GDP ratio اٹھارہویں ترمیم کے بعد جو کم ہونا چاہئیے تھا وہ 3 فیصد بڑھ گیا ہے، وہ 10 سے 13 فیصد پر ہو گیا ہے تو 10 سال بعد ہی وفاق کہے گا میں بھوکا ہوں، مجھے اور پیسے دیں۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: شکریہ، شاہدہ اختر علی صاحبہ۔

محترمہ شاہدہ بیگم: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ بجٹ ترامیم پہ بحث ہو رہی ہے۔ میں ترامیم سے پہلے صرف ایک sentence کہنا چاہوں گی کہ جب بھی اسی طرح روایتی Budgeting ہو گی، تو یہی روایتی arguments بھی آئیں گے۔ وہاں بیٹھے ہوئے لوگ اس کو عوام دوست کہیں گے، اور ان benches پر بیٹھے ہوئے لوگ اِس کو عوام دشمن بجٹ کہیں گے۔ کیا ہی اچھا ہو کہ ہم اس روایت سے نکل کر اس middle class اور lower middle class کو سامنے رکھ کر بجٹ بنائیں، نہ کہ rich اور super rich کو ذہن میں رکھ کر اُن کے مطابق taxation کریں، پھر تو یہی arguments آئیں گے۔ ہم نے اس ایک effect کو جب neutralize کرنا ہے، تو ہمیں ایک مناسب اور معتدل Budget کی طرف جانا ہو گا۔

جناب سپیکر! دوسرا جملہ بھی کہوں گی کہ یہ Budget Session ہے، یہاں پہ جب facts and figures پر بولیں گے تو اگر ذرا احتیاط کی جائے، جیسے اگر figure 0.25 percent ہے، تو it is not point 25 پڑھا جائے، کیونکہ after the decimal the figure is less than one۔ جب ہم 25 بول رہے ہیں، تو that means کہ ہم bigger digit پر آ گئے ہیں تو اگر اسکی بھی تصحیح ہو کیونکہ یہاں پر noting لی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر! میں نے amendment دی ہے، Finance Bill کی total 7 clauses تھیں، اور ایک insertion تھی جو new clause 8 ڈالی گئی ہے وہ پہلی clauses کے حوالے سے میں نے اپنی بساط کے مطابق جس کو میں سمجھتی تھی کہ Floor پر آ سکتے ہیں اور جس سے خاص طور پر ایک middle class طبقہ affected ہے اس کیلئے ہیں۔ میں نے ایک clause 2 کی amendment ڈالی ہے جو motor vehicle پہ ٹوکن ٹیکس کے حوالے سے تھی۔ پہلے جو گاڑی up to 1000CC تھی اس میں life time token up to ten thousand تھا اس کو بڑھا کر 20000 per annum کر دیا گیا ہے۔ میری amendment ہے کہ وہ ten thousand ہی رہے بلکہ اس کے ساتھ جو آپ کی engine capacity up to 1800CC ہے جو کہ ایک middle class طبقہ اپنی ضروریات کیلئے use کرتا ہے اس انجن capacity کو بھی اس پر fixed کر دیا جائے، life time 20000 کر دیا جائے۔ آپ two five percent engine capacity سے ہٹ کر ایک invoice پر کر رہے ہیں اور جتنی بھی luxury classes point

vehicles ہیں ان پر آپ نے point three five کر دیا ہے۔ شاہد جو 10 یا 20 کروڑ کی گاڑی لے اس پر 0.35 کا effect نہ ہو اور آپ کے پاس بجٹ میں جو financial impact آئے گا وہ بھی اتنا نہیں ہو گا جتنا کہ غریب کا بجٹ آپ unbalance کریں گے۔

یہاں پر vehicle policy کی بات ہو رہی ہے کہ EV پالیسی آرہی ہے۔ تو پہلے مجھے یہ بتائیں کہ کتنے stations ہیں جن کی آپ نے installation کیلئے Budgeting کی ہے یا اُن کو mentioned کیا ہے؟ یہاں پر اسلام آباد سے لاہور تک ایک دو سٹیشن ہیں اور وہ بھی جب electricity breakdown ہوتا ہے تو گاڑیاں گھنٹوں انتظار کرتی ہیں۔ آپ نے سفر کو سہل بنانا ہے؟ Climate support کے نام پر levies بھی لے لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ environment free کریں گے تو پھر EV کی مکمل پالیسی بھی آنی چاہیئے، پہلے یہاں پر وہ stations install کریں، وہ ماحول provide کریں، وہ محرکات جن کیلئے آپ کررہے ہیں، پہلے اس میں جو deficiencies یا anomalies ہیں ان کا تدارک کریں پھر آپ کی EV پالیسی بہترین سمت کی طرف جائے گی۔

جناب سپیکر! یہاں پر filer اور non filer کے حوالے سے بات ہو رہی ہے۔ ایک طرف ہم سنتے آرہے ہیں، non filer کو filer کرنے کیلئے amnesty scheme مختلف حوالوں سے آتی رہی ہے لیکن اس بجٹ میں جو 1000 fee تھی کہ non filer, filer بنے گا اب اس کو 25000 کر دیا گیا ہے it means کہ آپ اس کو خود discourage کر رہے ہیں کہ وہ filler نہ بنے۔ FBR کی بات ہو رہی ہے تو اس کیلئے آڈٹ، اب یہ third party کی طرف جا رہے ہیں کہ اس کی help لیں گے تو پہلے مجھے یہ بتائیں کہ انہوں نے پہلے جو daily wages پر auditor لئے تھے ان کے کیا شاخسانے یا کارنامے تھے اور اس طرح notices آتے تھے، جس کے sufferer لوگ تھے۔ پھر جب اپیل میں جاتے ہیں وہ دربدر کمشنر کے آگے ٹھوکریں کھاتے، ٹائم بھی waste ہوتا ہے اور ایک ذہنی کوفت بھی ہوتی ہے تو ان کی capacity building کیلئے کیا کیا ہے؟ اس کا کیا criteria رکھا ہے۔

جناب سپیکر! یہاں پر tariff relief کی بات ہو رہی ہے کہ وہ gradually five years میں CD اور RD کو 20% reduce کریں گے تو اس کا affect ultimately کس پر ہو گا؟ ایک high class طبقے پر نہیں ہو گا بلکہ جو چند سی سی کی local assembled گاڑیاں لیتے ہیں ان پر affect ہو گا تو یہ بھی ایک طرف tariff کم کر رہے ہیں لیکن دوسری طرف جو انجن کی low capacity ہے اس پر آپ نے sales tax بڑھا دیا۔ سر! ایک دو sentence اور سیلز ٹیکس بڑھا کر آپ کا net financial impact تو وہی رہے گا لیکن جو لینے والا ہے اس کو آپ over burden کر رہے ہیں۔

Last میں جو tier1 کے shop keepers ہیں ان کو انہوں نے کہا ہے کہ 20 کروڑ کی آمدن پر اب وہ کون سا غریب merchant ہے یا دکاندار ہے جس کی 20 کروڑ آمدنی ہو گی اور آپ اس کو tier 1 میں لا رہے ہیں، آپ کس کو فائدہ دے رہے ہیں کہ fixed 25000 لے کر آپ اس کو ایک barcode دیں گے کہ FBR کا بندہ اس کی shop میں ہی نہ جا سکے، اتنا ریلیف تو یہ پھر سب کو۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ شیر علی ارباب صاحب۔

جناب شیر علی ارباب: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ سر! جس طرح ابھی عمیر نیازی صاحب اور ہمارے اور ساتھیوں نے بھی کہا۔ بجٹ سارے اسی طرح ہوتے ہیں جس طرح یہ والا ہے لیکن اس میں public interest کو بالائے طاق رکھا گیا ہے کیونکہ جس طرح ہم دیکھ رہے ہیں taxes کے حوالے سے ہم نے ایک چیز کو کافی examine کیا ہے اور وہ Federal Excise Act ہے۔ Federal Excise Act میں بہت سی anomalies ہیں۔ اس کے اندر ایسی چیزیں ہیں جن میں کافی کام کی ضرورت ہے، track and trace system اور audit کے اوپر، مطلب یہ ایک ایسا قانون ہے جس میں یہ premise ہے کہ جو کاروبار ہے یا جو لوگ ہیں they are all tax evaders اور ان کو صرف اور صرف reprimand کیا گیا ہے۔ تو اس کے اوپر جب amendments آئیں گی تو اس پر ہم discussion کریں گے کہ کیا کیا چیزیں ہیں جن کو کرنا چاہیئے۔ For example جو tax payer کا right ہے اس کے اوپر کہیں بھی کوئی کام نہیں کیا گیا۔ Track and trace system پر بہت سے issues ہیں۔ اس کے علاوہ جو یہاں پر اور surcharge یا لیوی وغیرہ ہیں ان کے اندر بہت سی anomalies ہیں جس پر ہم نے attempt کی ہے کہ ان کو address کریں in larger public interest میں جس طرح میں نے شروع میں بھی کہا کہ جب آپ پبلک کو ignore کرتے ہیں اور آپ کی compulsion کہیں اور ہوتی ہے، تو ایسے ہی بجٹ بنتے ہیں، ایسے ہی taxation اور قانون بنتے ہیں۔ یہاں پر پاور منسٹر بھی بیٹھے ہیں اور باقی وزراء بھی بیٹھے ہیں، بجلی کا، IPPs کا اور Discos کا جس طرح کا حال ہے میرے خیال سے اس کے اوپر نہ تو اس بجٹ میں کچھ ہے اور نہ کہیں اور کچھ ہے۔ اگر آپ اس کے علاوہ سیلز ٹیکس کا دیکھ لیں، ہر جگہ پر penalties double کی گئی ہیں، مطلب basically لگتا یہ ہے کہ آپ نے چیئرمین کو جیلر بنا رکھا ہے جو کہ ہر چیز کو you want to use a whip against everybody. Traditionally ہمیشہ آپ دنیا میں دیکھتے ہیں taxation میں tariff سے زیادہ جو affective چیز ہوتی ہے وہ facilitation ہوتی ہے۔ میں آپ کو چھوٹی مثال دیتا ہوں، جب بھی ڈپٹی کمشنر صاحب mutation کا ٹیکس 2 سے 4 فیصد کر دیتے ہیں تو ریونیو نیچے آتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے تو اپنی understanding میں tax percentage بڑھائی ہوتی ہے لیکن اس کا الٹا نقصان ہوتا ہے کہ وہ mutations کم پڑ جاتی ہیں تو اگر اسی approach کے ساتھ آپ پورے کے پورے ملک کے سیلز ٹیکس کو اور ٹیکس سسٹم کو reform کریں گے، ابھی جس طرح اسامہ صاحب نے بھی کہا کہ ہم نے ہر سال ایک یا دو directorate بڑھانے ہوتے ہیں۔ انڈیا ہم سے کافی بڑا ملک ہے، شاید ٹیکس سسٹم میں ان کے اتنے directorate نہ ہوں جتنے ہمارے ہیں۔ Instead of going for efficiency we go for volume اور اس کا نقصان ہوتا ہے۔

ابھی بھی ہم نے 2200 بلین target رکھا ہے over and above جو ہم نے اس سال tax collect کیا ہے لیکن اس کے اوپر کوئی strategy paper نہیں ہے کہ ہم اس کو کیسے کریں گے۔ آپ کی tax base بڑھ نہیں رہی، آپ ٹیکس بڑھا رہے ہیں لیکن جو ٹیکس

دینے والے ہیں ان کو آپ نے اسی طرح رکھا ہوا ہے جس طرح کے حالات چل رہے ہیں اس کے بعد آپ climate دیکھ لیں ، food security دیکھ لیں اور باقی چیزیں دیکھ لیں I don't think there is anything to write whom about and I think we have to be ہمیں بہت فکر کی ضرورت ہے۔ ٹھیک ہے ہم سیاستدان ہیں، ہماری چھوٹی موٹی political victories ہوتی ہیں، یہاں پر ہمیں الیکشن میں کچھ دے دیا، یہاں ہمیں یہ عہدہ مل گیا اور وہاں ہمیں آگے پیچھے کر دیا لیکن جس طرح کے حالات ملک میں چل رہے ہیں، جس طرح کی economy ہے، جس طرح کا climate change ہے، جس طرح کے ہمارے human development indicators ہیں I think we are heading towards disaster اور اگر یہ course ہم نے رکھا there is hardly going to be anything for the actual rulers to rule on this country، بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ شاندانہ گلزار صاحبہ۔

محترمہ شاندانہ گلزار خان: شکریہ جناب سپیکر، سپیکر صاحب! یہ بات Finance Bill تمام experts نے بھی دیکھا، عام لوگوں نے بھی دیکھا۔ At the end of the day ، ٹیکس تمام پاکستانیوں پر لگتا ہے، چاہے وہ expert ہو، چاہے وہ novice ہو۔

Major issue یہ ہے، سپیکر صاحب، ہمیں اس Finance Bill میں کوئی بھی relief نظر نہیں آیا تمام sectors دیکھ لیں۔ میں غریب اور مالدار کی باتیں نہیں کرتی، میں sector کی بات کرتی ہوں، Solar Panel، Solar Energy، یہ جو IPPs ہیں، جو بجلی گھر ہیں، جس قسم کی بجلی بناتے ہیں یا جو نہیں بناتے، اور پاکستانی عوام روپے میں کماتی ہے اور dollar میں دے رہی ہے، تو یہ پورا Hall اس بات پر متفق ہو سکتا ہے کہ daylight robbery، جو بجلی نہیں بنتی، ہم اس کے پیسے دے رہے ہیں۔ سپیکر صاحب! Solar Panel پر tax لگانا، چاہے وہ local ہو، چاہے وہ imported ہو، وہ Europe نہیں کر رہا، لیکن پاکستان کر رہا ہے۔

دوسری بات، سپیکر صاحب! Medical Equipment، MRI، اس پر میں detail میں بات کروں گی، لیکن Medical Equipment پر 2024ء سے tax لگا ہوا ہے، وہ tax ابھی تک چلتا آ رہا ہے۔ اس بجٹ میں یہ تو ہو سکتا تھا، اگر ہم یہ ابہام دور کرنا چاہتے تھے کہ یہ عوام کا بجٹ نہیں ہے، یہ تو ہو سکتا تھا اگر ہم ان taxes کو کم کر دیتے، ان taxes کو ہٹا دیتے۔

تیسری چیز، وہ اشیائے خوراک جو ہر پاکستانی consume کرتا ہے، وہ چینی based ہوں، وہ آٹے والی چیزیں ہوں یا جسے condiments ہم کہتے ہیں، میٹھی چیز، یہ ہر پاکستانی کے گھر میں جا رہی ہیں۔ یہ جو Finance Bill ہے، اس میں اتنی تکلیف بھی نہیں کی گئی کہ کتنی چھوٹ دے سکتے ہیں، آپ نے دیکھا ہو گا، High Octane پر چھوٹ مل گئی۔ مالدار بندے کے petrol پر چھوٹ مل چکی ہے۔ تو کون سی قیامت آ جاتی اگر غریب کے استعمال کی چیز پر بھی چھوٹ دے دیتے۔

Business Classاور First Class flights پر tax کی چھوٹ مل گئی ہے۔کون سی قیامت آجاتی اگر ہمCT Scans، جوزچگی کے لیے استعمال ہوتے ہیں،MRI Scans،اگر کمر ٹوٹ جائے، gunshot ہو،اس کے لیے استعمال ہوتے ہیں،اگر ان چیزوں پر tax reliefدے دیتے تو وکیافرق پڑ جاتا۔یہ لڑائیPTI ، League (N)کی نہیں ہے، سپیکر صاحب! میں آپ کو بار بار یہ بات کہتی ہوں، یہ مالدار طبقہ versus غریب طبقہ ہے۔بار بار repeatکررہی ہوں۔ان شاءاللہ amendment پہ یہ بات کروں گی۔اس Budget میں ہمیں 1% effort بھی نہیں نظر آرہی پوری Finance Ministry کی،یاان کے advisor کا،یاان کے consultants کا،کہ کوئی ان کو بتادے دے کہ یہ عوام کو معافی دے دیں۔آپ کو اتنا نقصان نہیں ہے، لیکن جو بڑی گاڑی والے کو، جہاز والے کو، بڑے بڑے 12ارب والے جہاز والوں کو آپ چھوٹ دے رہے ہیں، ان کے petrolپر سو سو روپے کم کر دیا، تو اگر وہ چھوٹ آپ غریب کو دے دیتے، this Budget would have gone a long way in appeasing Pakistan's people and we would have supported this Budgetاگر ہمیں لگتا کہ تھوڑا سا بھی غریب کے لیے کوئی گنجائش ہے، ہم آپ کے ساتھ کھڑے ہوتے۔Thank you so much.

جناب سپیکر: ڈاکٹر نثار صاحب۔

جناب نثار احمد: بہت بہت شکریہ جناب سپیکر۔جناب سپیکر! میں کچھ گزارشات پہلے آپ سے کرنا چاہوں گا(پنجابی)ایک چوہدری سے کسی نے پوچھا کہ چوہدری صاحب فصل سے کیا بچت ہوئی ہے؟اس نے جواب دیا"جو آپ نے چوہدری کہا ہے،وہی بچا ہے باقی میں اجڑ گیا ہوں۔"اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ایسا ہی ہے۔یہاں سارے کاشتکار بیٹھے ہیں۔

جناب سپیکر: جو بات Urdu اور English میں ہوگی،وہ record کا حصہ بنتی ہے۔کسی اور language میں، جس طرح سرائیکی میں ہوئی تھی،وہ record کا حصہ نہیں بنتا جب تک لکھ کے نہ دیں، صرف knowledge کے لیے میں کہہ رہا ہوں۔

جناب نثار احمد: سر! Expungeنہ کیجئے بڑے قیمتی الفاظ ہیں کسان مر گیا ہے سر۔

جناب سپیکر: لکھ کر دیں۔

جناب نثار احمد: سب سے پہلے آپ کی توجہ چاہوں گا اور اپنی amendment پر آنے سے پہلے ہمارے پنجاب میں 11 کمپنیز بنائی گئی ہیں۔ان 11 کمپنیز کو ٹارگٹ دیا گیا کہ آپ نے گندم خریدنی ہے۔

جناب سپیکر: یہ Finance Bill پر آئیں۔

جناب نثار احمد: سر! میں آگے پڑھوں گا۔یہ Finance کے ساتھ اور PASCO کے ساتھ یہ relateہو جائے گا۔اچھا سر! ہوا کیا کہ 11 کمپنیز نے، جو گورنمنٹ نے ریٹ طے کیا تو 11 کمپنیز نے ان کو دھوکہ دینا شروع کیا اور وہ ریٹ نہ دینا چاہ رہے تھے۔لوگوں نے بھی اس پر اعتماد

کرنامناسب نہیں سمجھا، کیونکہ یہ Government کی responsibility تھی کہ PASCO نے direct یہ گندم خریدنی تھی، جو کہ Government of Punjab کا بہت بڑا failure تھا، جو اس کی ذمہ داری تھی، PASCO کی ذمہ داری تھی۔ انہوں نے وہ bypass کر کے 11 private companies کو یہ target دیا۔ اب سر! جب 11companies گندم خریدنے میں fail ہوئیں، اپنے target achieve کرنے میں fail ہوئیں، تو سر! کل سے پورے Punjab میں Police اور دیگر ادارے پنجاب میں دروازے توڑ رہی ہے کسانوں کے، اور جنہوں نے اپنی گندم کو اپنے بچوں کا سہارا سمجھا ہے، جو گندم ان کا مستقبل ہے، ان کے گھروں میں چھاپے مار کے ان کی گندم اٹھائی جا رہی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ سر، یہ Government of Punjab کا بہت بڑا failure ہے۔ اس جانب بیٹھے ہوئے تمام کاشتکار، میں ان سے request کروں گا کہ یہ جو آپ لوگوں نے کسان کا استحصال کیا ہے اسے بند کریں اور آج ہی بند کریں۔

سر! میں اپنی amendment پر آتا ہوں regime change کے بعد یہ پانچواں Budget ہے Mr. Shehbaz Sharif صاحب کا، اور یہ تیسرا Budget ہے Mr.Aurangzeb صاحب کا۔ جتنے بھی تجزیہ نگار ہیں، TV programmes ہیں، جتنے بھی مکاتبِ فکر سے تعلق رکھنے والے لوگ ہیں، آپ ان کے تجزیے سنیں، آپ اپنے economists سے رائے لیں، وہ کہہ رہے ہیں کہ متواتر یہ Budget decrease کی طرف جا رہا ہے اور آپ خسارے میں جا رہے ہیں۔ ہر سال آپ کا خسارہ بڑھ رہا ہے اور آپ کی economy شدید دباؤ کا شکار ہے۔ اب حکومت نے کیا کیا ہے؟ جب آپ شدید دباؤ کا شکار ہوتے ہیں، جب آپ کو پتا ہے کہ regime change کے بعد، Form 47 کے بعد، political instability آئی، عوام کا اعتبار آپ سے اٹھا، عوام کی رائے آپ کے ساتھ شامل نہیں ہوئی۔ آپ کے جتنے بھی multinational تھے انہوں نے اپنا business close کر کے ملک سے باہر جانا چاہا۔ آپ کا چھوٹا investor تذبذب کا شکار ہو گیا۔ اس کے بعد جو عام لوگ تھے، وہ اپنا روزگار کما کر کھاتے ہیں وہ مشکل کا شکار ہو گئے۔ مہنگائی بڑھتے بڑھتے اتنی بڑھ گئی کہ لوگ مرنے پر آ گئے ہیں۔

حکومت نے، میری amendment کے مطابق، سر Independent Scrutiny Committee جو بنائی ہے، بڑا خوف ہے کہ یہ ایک Independent Scrutiny Committee جو بنائی ہے، جن کے لیے بنائی ہے، جہاں پر سر جتنی بھی committees ہم نے بنائی ہیں، وہ صرف اور صرف لاقانونیت کے لیے بنائی ہیں۔ وہ قانون نہیں، وہ دباؤ ڈال کر revenue generate کرنے کے لیے بنائی ہیں، اداروں کو pressurize کرنے کے لیے بنائی ہیں۔

میں سمجھتا ہوں کہ سر! ہم لوگوں نے revenue عوام سے generate کرنا ہوتا ہے۔ اس میں سب سے پہلے اعتماد کی فضا بحال ہونی چاہیئے۔ اعتماد تو اس حکومت پر رہا نہیں۔ اب آپ زور زبردستی revenue generate کرنے کے چکروں میں پڑ گئے۔ اب آپ نے جو Independent Scrutiny Committee بنائی ہے، سر! اس میں ہماری تجاویز یہ ہیں کہ جہاں پر آپ نے سرکاری ملازمین اور

Judgesکو یہ responsibility دی ہے، اگر آپ اس میں Trade اور Business Community اور اس کے علاوہ Chamber of Commerce کے جو افراد ہیں، ان کو بھی آپ اس میں شامل کرتے تو اس میں شفافیت زیادہ آتی۔

سر! میں ایک دو منٹ اور لوں گا اور بات کرنا چاہوں گا Super Tax پر۔ سر! Super Tax کو میں دوسرے لفظوں میں معذرت کے ساتھ یہ لفظ پارلیمانی تو نہیں ہوگا، لیکن یہ †[***] ہے۔

جناب سپیکر: یہ میں expunge کر رہا ہوں۔

جناب نثار احمد: آپ یقین کریں کہ جو لوگ tax دے رہے ہیں، اس پاکستان کا revenue generate کر رہے ہیں، آپ لوگوں نے ان کے اوپر Super Tax لگا کر اتنی بڑی زیادتی کی ہے کہ جس کی مثال دنیا میں نہیں ملتی۔

دوسری ہماری تجاویز تھیں کہ صدیوں سے چلا آرہا ہے کہ جو 6 لاکھ روپے سالانہ income ہے، ان کو tax free کیا جائے۔ جو حالات مہنگائی کے ہیں، جو حالات سر 8500 روپے آپ نے تعین کیا کہ اس سے نیچے جو ہوگا وہ غریب ہوگا، اس سے اوپر جو ہے غریب نہیں ہوگا۔ 8500 روپے میں ایک ہفتے میں ایک شخص کی medicine آنا مشکل ہے، دو وقت کا چولہا جلانا مشکل ہے۔ یہ میری آخری بات ہے، 6 لاکھ روپے آمدن پر آپ لوگوں نے tax لگایا ہے، یہ میں حکومت سے request کروں گا کہ یہ جو 6 لاکھ روپے آمدن پر tax ہے، اس کو ختم کر کے 12 لاکھ پر کیا جائے، تاکہ 12 لاکھ والے tax free zone میں آجائیں اور وہ اپنی ماہانہ آمدن کے ساتھ گزر بسر آسان بنا سکیں۔

ایک اور amendment یہاں پر آئی تھی، IT کے حوالے سے، کہ جو آپ نے کسی کے گھر پر بھی اگر tower لگانا ہے، اگر آپ انکار کریں گے تو 5 کروڑ روپے آپ کو جرمانہ عائد ہوگا۔ تو یہ میری تجویز ہوگی کہ پہلا ٹاور منسٹر صاحبہ کے گھر لگنا چاہیے۔

جناب سپیکر: شکریہ، داور کنڈی صاحب۔

جناب داور خان کنڈی: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ شکریہ جناب سپیکر۔ جنابِ سپیکر! پانچ سے چھ amendments میری آئی ہیں ان پر جلدی جلدی بول لیتا ہوں۔ ایک میری amendment Customs Act کے حوالے سے ہے، اور اس میں انہوں نے ایک Independent Scrutiny Committee بنائی ہے حکومت نے، اور میری تجویز اس میں یہ ہے کہ اس Clause 4(113C) میں ایک میری proposal یہ ہے کہ اس میں جو respective Chamber of Commerce ہے یا جو equivalent Trade Body ہے، اس کے representative ہونے چاہئیں۔ اس کا مقصد یہ ہوگا جب وہ اس کمیٹی میں شامل ہوگا۔ کیونکہ stakes تو ان کے ہیں اس میں جب کمشنر ہوگا کوئی ریٹائرڈ جج ہوگا تو اس میں میری proposal ہے کہ اس میں Trade کا یا Chamber of Commerce concerned کا کوئی representative ہو، ایک تو transparency ہو، اور دوسرا merit پر فیصلے ہو جائیں گے۔

---

†(*** بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کر دیے گئے۔)

میری دوسری ترمیم Income Tax Ordinance میں ہے۔ وہ یہ کہ Government نے Life Insurance پر tax لگایا کہ جن کی Life Insurance bond وغیرہ جو maturity سے پہلے اگر وہ پیسے نکالیں گے تو ان کو tax دینا پڑے گا۔ میں کہتا ہوں یہ ظلم ہے، کیونکہ salaried class already اتنی مشکلات میں ہیں، تو اگر آپ maturity سے پہلے ان کی Life Insuranceپر tax لگائیں گے تو زیادتی ہے۔ اس amendment کو واپس لیا جانا چاہیئے۔ جناب! اس حوالے سے تو ہمارا یہ خیال تھا کہ دونوں طرف کی جو faceless identity ہے، میں مبین کی بات سے agree کرتا ہوں۔ دونوں طرف کی identity faceless ہو گی، لیکن اس میں جو Custom کا اہلکار ہو گا، یا Income Tax کا اہلکار ہو گا اس کی faceless identity ہے۔ دونوں فریقین کی faceless identity ہونی چاہیئے، یا پھر دونوں کی identity ظاہر ہونی چاہیئے۔ یہ ترمیم میں لانا چاہتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ ضروری ہے اور اس میں عوام کا فائدہ ہے۔

دوسرا، جو یہ نوجوان Youtubers ہیں، Facebook استعمال کرنے والے ہیں، digital creators ہیں، digital influencer ہیں اس پر حکومت نے tax لگانے کا فیصلہ کیا ہے۔ ہماری معیشت already crises میں ہے اور دباؤ کا شکار ہے۔ حکومت کا یہ خیال ہے کہ غلط استعمال ہو رہا ہے تو اس کے لیے PECCA Act ہے اور حکومت اس کو control کر سکتی ہے۔ تو Clause 6 Finance Bill, 2026 سے omit کیا جائے۔

سر! پیٹرولیم پر جو carbon levy لگائی ہے، توان کا plan ہے کہ 2.5 سے بڑھا کر 5 روپے فی لیٹر کر دیں۔ اس طرح تو پیٹرول کی قیمتیں بڑھنے لگیں گی۔ ہم سمجھتے ہیں کہ پیٹرولیم مصنوعات کی قیمتیں کم ہوں۔ لہذا carbon levy کو ہٹایا جائے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ ریاض فتیانہ صاحب۔

جناب ریاض فتیانہ: شکریہ، جناب سپیکر! پتہ چلا ہے کہ وزارت خزانہ نے Zero Coupon Bond کے تحت 80 ارب روپے اکٹھے کر لیے ہیں۔ یہ ایک نیا انکشاف ہوا ہے۔ 15 سال بعد 500 ارب روپے واپس کرنے ہوں گے۔ اس کا مطلب ہے کہ قوم پر قرضوں کا بوجھ بڑھایا جا رہا ہے اور اتنا قرضہ نہ بڑھائیں، لوگ پہلے بہت دَب چکے ہیں، لوگوں ویسے tax کے نیچے ہیں۔ میں نے گزارش کی تھی غربت میں اضافہ ہو چکا ہے۔ لوگوں کے گھر کا household Budget utility bills pay کرنے میں چلا جاتا ہے۔ Public transport ہماری ٹھیک نہیں ہے۔ براہ کرم اگر Food پر tax ختم کریں۔ جو چاول 5 کلو لے کر آتا تھا وہ ایک کلو پر آ گیا تھا، دو کلو گھی لاتا تھا وہ آدھے پر آ گیا ہے۔ بچوں کی mental growth نہیں ہو رہی۔ بچے 40 فیصد stunted ہونا شروع ہو گئے ہیں۔ Air pollution کی روک تھام کے لیے بھی پیسہ نہیں رکھا گیا۔ پورے پاکستان میں لاہور نمبر 1 ہے۔ جو نئے اعداد و شمار آئے ہیں کہ اگلے چند سال میں South Punjab میں لوگ گھروں سے باہر نکل نہیں نکل

سکیں گے climate change میں اتنی زیادہ خطرناک تبدیلی آرہی ہے۔انہوں نے نہ public transport کے لیے پیسہ رکھا ہے۔ صرف 40ارب روپے railway کے لیے رکھے ہیں۔

جناب والا! خوراک کے تمام items پر tax بالکل ختم کردیں۔میں اس کی مثال United States کی دوں گا۔ویسے تو تعلیم کے لیے کہتے ہیں کہ امریکہ میں ہر چیز high ہے، higher education بڑی مہنگی ہے تو ہم بھی مہنگی کریں گے۔وہاں کی مراعات آپ دینے کو تیار نہیں ہیں۔ جن ملکوں میں خوراک سستی ہوتی ہے، tax نہیں ہوتا ان کے لوگ قد میں لمبے ہوتے ہیں، صحتمند بھی ہوتے ہیں، ذہن بھی grow کر رہا ہوتا ہے اور مئوثر طریقے سے خدمت کررہے ہوتے ہیں۔

جناب والا! جنگ شروع ہونے سے پہلے جو ڈیزل، پیٹرولیم مصنوعات کی قیمتیں تھیں، گورنمنٹ اس پر واپس نہیں گئی۔انہوں نے تھوڑا سا relief تو دیا ہے، لیکن جو ہونا چاہیئے تھا وہ نہیں ہوا۔خاص کر جو موٹر سائیکل غریب کے پاس ہے،امیر کے پاس گاڑی ہوتی ہے اور وہ afford بھی کر لیتا ہے۔ Kindly immediately petrol کی قیمت کریں تاکہ لوگوں کے لیے مزید آسانی ہو۔ میں گزارش کروں گا کہ ریلوے اور public transport کو بڑھائیں تاکہ قوم کو آسانی ہو۔ ڈیزل کا rate بھی کم کریں جو tractor, trucks اور buses میں استعمال ہوتا ہے۔جناب والا! غریب امیر کا فرق پہلے سے بڑھتا جارہا ہے۔مراعات یافتہ طبقے کو اور مراعات دی جارہی ہیں۔غریبوں کو اور ذبح کیا جارہا ہے۔اسحٰق ڈار صاحب کو وزیر خزانہ بنائیں، تاکہ شاید ملک کی حالت بہتر ہوسکے اور ان سے ہماری جان چھڑوائیں۔شکریہ۔

جناب سپیکر: حمید حسین صاحب۔

جناب حمید حسین: بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ شکریہ، جناب سپیکر! Finance Bill پاس ہورہا ہے۔ اس میں بہت سارے taxes وغیرہ کی باتیں ہورہی ہیں۔میں اپنے علاقے کی بات کروں گا۔ جس طرح بعد میں کہا جاتا ہے کہ اتنا Budget رکھا گیا تھا اور اس میں اتنے پیسے خرچ ہوئے علاقے پر لیکن on ground کچھ بھی نہیں ہوتا، لیکن بعد میں پتہ چلتا ہے کہ دہشت گردی پہ خرچہ ہوا ہے اور دہشت گردی کو روکنے کے لیے اخراجات ہوئے ہیں۔میں یہ request کروں گا کہ وہ اخراجات جو ہورہے ہیں اس سے آیا دہشت گردی میں کمی آئی ہے یا سالہا سال سے دہشت گردی کے خلاف جو operations ہورہے ہیں آیا دہشت گردی ختم بھی ہوئی ہے؟

میں تو یہ کہوں گا کہ ہمیں Budget میں حصہ نہ دیں اور ترقیاتی کام نہ کروائیں، صرف اتنا کریں کہ جو اموات ہورہی ہیں، دہشت گردی ہورہی ہے، اس کو ختم کرایا جائے۔ سر! اس کے ساتھ میں Gilgit-Baltistan کی بات کروں گا۔ وہاں کونسل ہوتا ہے گلگت بلتستان کا۔اس کے چیئرمین وزیر اعظم صاحب ہوتے ہیں۔سال میں تین اجلاس ہوتے ہیں لیکن افسوس ابھی تک ایک بھی نہیں ہوا۔ الیکشن ہو گئے ہیں اور Legislative Assembly بن گئی ہے، لیکن نہ ان کا NFC Award میں کوئی حصہ ہے۔اور نہ کوئی فنڈز بجٹ میں رکھے جاتے ہیں کہ ان کا کوئی ترقیاتی کام ہو یا constructions وغیرہ ہو۔ان کے وسائل کم ہیں کہ اس سے ان کا کچھ بھی نہیں ہوسکتا۔اگر ان کو NFC Award

میں حصہ دیا جائے تو بہتر ہو گا۔ان کی شاہرائیں خستہ حال ہیں اور آئے دن ان پر جو slides آتی ہیں تو میری request ہے حکومت سے کہ کم از کم ان کی شاہراؤں کو کھلا رکھا جائے اور ان کی مرمت کی جائے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: بیرسٹر گوہر صاحب۔

جناب گوہر علی خان: جناب سپیکر! Finance Bill پر میں نے amendments move کی ہیں۔ میں مختصراً اس کا تذکرہ کروں گا۔ میں نے تین قسم کی Sales Tax, Customs and Income Tax پر میں نے amendments move کی ہیں۔ جناب سپیکر! پہلے Clause 3, Agenda Item No. 5 کی بات کرتا ہوں۔ آپ ایک freezing کی power دے رہے ہیں اور یہ almost identically ساروں میں ڈال دی ہے لیکن میں custom کی base پر کہہ رہا ہوں۔ آپ نے لکھا ہے، provide یہ کرتا ہے کہ reasonable grounds پر believe کرتے ہیں تو جس کے خلاف proc-eedings ہو رہی ہیں ان کے assets کو freeze کر لیں۔ جناب سپیکر! یہ freezing کی power کہیں بھی نہیں ہونی چاہیئے۔ جب during trial آپ کسی کی entire assets کو freeze کریں گے، businesses کے لیے اس سے بڑھ کر کوئی loss نہیں ہے، کیونکہ liquidity کا مسئلہ آجاتا ہے اور وہ blackmail ہو جاتے ہیں اور اس کی وجہ سے وہ کسی بھی deal پر آجاتے ہیں تو یہ غلط ہے۔اس سے کاروبار اور investment نہیں بڑھتی بلکہ گھٹتی ہے۔

جناب سپیکر! اس مرتبہ جو responsibility provide کی ہے۔آپ کہہ رہے ہیں کہ اگر case file کرنا ہے High Court میں، Supreme Court میں اور Constitutional Court میں تو آپ نے اس کے لیے ایک Independent Scrutiny Committee رکھنی ہے اور اس Independent Scrutiny Committee کے جو Members ہوں گے وہ Directors, DGs نہیں ہوں گے، پھر آپ نے ان کو liabilities سے اس طرح مبرا کر دیا کہ ان کے خلاف کوئی کارروائی بھی نہیں ہو گی۔

جناب سپیکر! آئینی طور پر، قانونی طور پر یہ liability آپ delegate نہیں کر سکتے۔ Director اور جو concern persons ہوتے ہیں department کے، یہ صرف وہ لوگ کر سکتے ہیں، نہ کہ ایک Scrutiny Committee کو آپ دے دیں۔ Liability کوئی اور لے گا اور responsibility کسی اور کی ہو گی۔ جناب سپیکر! یہ آئینی طور پر غلط ہے۔ خاص کر جب آپ نے ان کے لیے immunity رکھی ہو۔ میں request کروں گا کہ اس میں amendment ہونی چاہیئے اور یہ Customs Act سے متعلق ہے تو یہ Independence Scrutiny Committee لے کے آرہی ہے، یہ غلط اور غیر آئینی ہے۔ جس طریقے سے telecom sector کا Bill ہے، اسی طرح یہ ہر جگہ challenge ہو گا۔ یہ بڑا غلط ہے کہ ایک بندہ بیٹھا ہوا ہے، وہ Supreme Court کا

لیکن Independent کرتاہے کہ یہ کرو، recommend والا اس کو DG Customs ہے، retired Judge Committee کہتی ہے کہ میں نے نہیں کرنا۔

(اذان ظہر)

جناب سپیکر: جناب گوہر علی خان۔

جناب گوہر علی خان: جناب سپیکر! sales taxمیں clause four میں میں نے ایکamendment تجویز کی ہے، یہ بہت importantہے،اس مرتبہ یہ نئے changes لے کر آرہے ہیںاور first time لے کے آرہے ہیں کہ faceless audit centerبنارہے ہیں، جہاں سے جس کا auditہوگاتواس کامطلب یہ ہے کہ وہ جو taxpayer ہے،اس کو یہ نہ بتائیں کہ میرے tax کو کون assessکررہاہے وہ وہاں سے electronically auditہو۔ This is legally and constitutionally not sustainable.

جناب سپیکر! کسی بھی انسان کی جوtax assessment ہے you are dealing with his property چاہےوہ movableہے،چاہےوہimmovableہےیہ اس کیprotection Constitution allow کرتاہےاس کوآپ faceless auditنہیں کراسکتے۔جناب سپیکر! یہ right ہے کہ میں یہ کہہ دوں جو میرا audit کرتاہے کہ یہ بندہ میرے خلافbiasہے۔ He has lack of authority and he has conflict of interest.

جناب سپیکر! یہ صرف اور صرف وہ لوگ کر سکتے ہیں جو آپ کو identifiable ہوں۔ India میں2016 میں اس قسم کا law introduceہوا،امریکہ میں اس قسم کا law tax lawمیں نہیں ہے۔جب India میں introduceہواتووہ supreme courtچلاگیااور وہاں supreme court نے law کو uphold کردیا for the reason beingکہ انہوں نے کہاتھاجو assesseeہےوہ facelessنہیں ہےوہ identifiableضرورہے۔جس طرح جناب سپیکر! وہpersona designateجو کہلاتا ہے۔For exampleمیں اگر کہوں کہ سپیکر صاحب کا آفس کرے گا Chief Justiceکاآفس کرے گا، President of Pakistanکاآفس کرے گاتو باوجود اس کے کہ میں نے کسی کو نام نہیں لکھ دیا کہ وہ کون ہے۔لیکن by office he is identified۔یہ کون بندہ ہے جو یہ audit کرتاہے۔

جناب سپیکر! اس سے کیا ہو جائے گا۔آپ ایک amendmentلے کر آرہے ہیں،لوگوں کے taxہوں گے۔اب بھی2003 کے taxجو بیچ میں پڑے ہوئے ہیں، so much so that wealth tax جو2003میں ختم ہوگیااس کے cases بھی آج بھی

Supreme Court میں pending ہیں اور اسی طرح legal lacuna بیچ میں چھوڑ جاتے ہیں اور لوگوں کے پیسے stuck ہو جاتے ہیں اور پھر یہ کہتے ہیں کہ اتنے ارب روپے ابھی cases میں stuck ہیں۔

جناب سپیکر! تیسرا میں جو income tax میں suggest کر رہا ہوں۔ جناب سپیکر! پوری دنیا میں ایک living standard رکھا گیا ہے اور وہ living standard جو UN والے کہتے ہیں وہ کہ تیرہ ہزار ڈالر ایک عام آدمی کی زندگی کے لیے سال کے لیے چاہیئے۔ جناب سپیکر! ہمارے بجٹ سے پہلے Commonwealth میں بجٹ پاس ہوا ہے، Canada نے Budget پاس کیا، آسٹریلیا نے Budget پاس کیا، New Zealand نے بجٹ پاس کیا، انڈیا نے بجٹ پاس کیا اور ان سارے لوگوں نے جو بجٹ پاس کیا تو ان سب لوگوں نے ایران امریکہ کا conflict بیچ میں رکھ دیا۔

جناب سپیکر! اگر میں آپ کو سرسری بتاؤں کہ انڈیا نے اپنے income tax rates کم کر دیے۔ آسٹریلیا نے income tax rate 1% reduce کر دیا، New Zealand نے investment boost کرنے کے لیے 2% tax کم کر دیا، UK نے household bills پر tax reduce کر دیا۔ جناب سپیکر! Canada نے بھی اپنے income tax میں 1% reduce کر دیا۔ انڈیا نے جو minimum رکھا وہ تیرہ لاکھ روپے رکھا جو ہمارے 38 لاکھ روپے بنتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ request کر رہا ہوں کہ ساری دنیا کے لیے کہ جو standard رکھا ہے۔ امریکہ میں بھی کچھ states ایسی ہیں، جن میں American tax تو ہیں۔ لیکن state income tax نہیں ہے۔ جناب سپیکر! آپ minimum سے شروع کر دیتے ہیں تو آپ چھ لاکھ روپے ٹیکس دیتے ہیں۔ برائے مہربانی اس مرتبہ یہ آپ 1% tax جو لگانا شروع کرتے ہیں یہ 3.6 million سے above آپ لے کر جائیں۔ کیونکہ income tax کی جو آپ کی tax revenue ہے اس میں personal income tax جو پیسے آپ کے پاس آتے ہیں وہ اتنا share نہیں ہے تو یہ میری suggestion ہوگی۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: شہرام خان ترکئی صاحب۔

جناب شہرام خان: شکریہ جناب سپیکر! فنانس بل پر بات ہو رہی ہے اور میرے colleagues نے کافی بات کی، دو تین amendments لے کر آیا ہوں، چار بلکہ overall اگر آپ فنانس بل کو دیکھیں اور میں بار بار کہتا ہوں کہ government کی directions جو ہیں وہ اس کی قانون سازی اور اس کی spending سے پتہ چلتی ہیں۔ اس وقت ملک میں سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ آپ کے businesses ختم ہو رہے ہیں۔ آپ یہاں پر بدقسمتی یہ ہے کہ اس وقت ایسے لگتا ہے کہ اس ملک میں پیسے کمانا جرم ہے کاروباری طبقے کے لیے۔ اتنے زیادہ taxes آپ نے لگا دیے، اور اوپر سے ابھی جو Money Bill ہم دیکھ رہے ہیں، fine بڑھا دیے، اگر آپ compliance نہیں کریں گے اور آپ اپنی جو return file کریں گے per day کے حساب سے fine بڑھا دیا دو ہزار روپے تک لے کر گئے، دس ہزار سے

پچاس ہزار روپے تک لیکر گئے۔اب یہ وہ لوگ ہیں جو business کرتے ہیں اس ملک میں بد قسمتی سے یا خوش قسمتی سے۔ لیکن لگتا ہے کہ حکومت کا جو حساب کتاب ہے بد قسمتی ہے بزنس مینوں کی۔ کیونکہ آپ اس کو اس طریقے سے دیکھتے ہیں یا FBR اس کو دیکھتا ہے businessman کو ایک گنہگار کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ پورا جو tax regime ہے اس کو آپ check کریں کہ اس پر کہیں پر بھی businessmen کو 1% relief نہیں۔ ہمیں سمجھ یہ نہیں آتی آپ کو revenue بھی چاہیے، آپ کو job creation بھی چاہیئے۔ آپ کو investment بھی چاہیئے۔ لیکن ان ساری چیزوں میں حکومت یہ دیکھنے سے قاصر ہے کہ ان businesses کو یا ان حالات میں جو اتنے مشکلات سے گزر رہے ہیں ان کو ریلیف بھی دینا چاہیئے۔ کچھ آپ دیں گے، کچھ وہ آپ کو دیں گے۔ حکومت businesses سے expect کر رہی ہے کہ آپ سب کچھ ہمیں دیں، ہم صرف آپ کو ڈنڈا ہی دیں گے۔ اگر ہر چیز کو ڈنڈے سے ٹھیک کریں گے تو fail ہو جائیں گے۔ آپ کے جتنے revenues ہیں، آپ کی جتنے بھی businesses ہیں وہ shift ہو گئے ہیں۔ آدھے سے کم ہو گئے ہیں، unemployment بڑھ گئی ہے، پندرہ لاکھ سے زیادہ لوگ چلے گئے ہیں۔

میں حکومت کو بار بار کہہ رہا ہوں کہ اگر آپ ایک IPP جو آپ کا بنایا ہوا model ہے اس میں capacity payments کرتے ہیں یہ جو بجلی جتنی مہنگی ہے یہ cost of production اتنی high ہے کہ یہ feasible بھی نہیں ہے کہ آپ locally and internationally چیزوں کو دنیا میں compete کریں جو import کرتے ہیں وہ بھی آپ کی local industry سے مہنگی پڑتی ہے تو اگر حکومت اتنا ہی ڈنڈا دینے کی شوقین ہے کہ سارے بزنس مین کو ڈنڈا دے رہی ہے۔ اس سے بہتر ہے IPPs کا کوئی permanent solution ڈھونڈے تاکہ لوگوں کو ریلیف ملے۔

آپ نے سولہ فیصد sales tax لگادیا، ظلم کی انتہا ہے غریب بندہ ہے بزنس مین ہے وہ cost of production اپنی کم کرنا چاہتے ہے کہ وہ competitive رہے market میں۔ حکومت کے پاس کوئی پالیسی نہیں ہے ان پہ بھی اور ٹیکس لگا رہے ہیں۔ آپ small and medium businesses کو آپ دیکھیں جناب سپیکر! یہ جو inflation آئی ہے، inflation کی وجہ سے ویسے بھی چیزیں مہنگی ہو گئی ہیں۔ میری حکومت سے التجا ہو گی کہ آپ small and medium businesses کے یہ جو threshold ہے یہ اڑھائی لاکھ سے بڑھا کر minimum پانچ لاکھ کر دیں یا اس سے اوپر کر دیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کے لیے کام کرنے کا جو inflation کا بوجھ ہے اس وقت، ان businesses کو آپ flourish کریں گے، ان کو آپ support کریں گے۔

Lastly میری حکومت سے یہ بھی request ہے کہ خدارا اپنی local industry کو support کریں۔ آپ کی تو باہر سے کوئی investment نہیں آنے والی ہے، وہ ہم نے دیکھ لی ہے کہ کتنی investment ہے۔ اس چکر میں یہاں سے لوگ چلے گئے ہیں۔ اپنے لوگوں کو support کریں، اپنے businesses کو support کریں، tax میں ان کو relief دیں کہ وہ یہاں پر اپنی companies کو

بڑھائیں اور اس سے لوگوں کے لیے job creation ہو گی۔ تب ہی جا کر یہ ملک لائن میں لگے گا ترقی کی راہ میں لگے گا۔ Otherwise, tax پہ tax نے لوگوں کا بیڑا غرق کر دیا۔ اور اس پر last point ہے کہ جتنی ان businesses کو مشکلات ہوں گی، غریب بندے کو مشکلات ہوں گی، کیونکہ job creation نہیں ہو گی، unemployment بڑھ رہی ہے۔ شکریہ جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جناب اسد قیصر۔

جناب اسد قیصر: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ شکریہ جناب سپیکر! ایک بہت important issue جو ہے اس ہاؤس کے سامنے لانا چاہتا ہوں گزشتہ دنوں ہماری meeting بھی ہوئی Finance Minister صاحب سے اور رانا ثناءاللہ صاحب بھی اس میں تھے۔ ہم نے اس کے ساتھ follow-up بھی کیا جو customs exercise اور income tax جو extension ہو رہی ہے، ملاکنڈ ڈویژن میں اور فاٹا میں اس کے بارے میں ہم نے کافی discussion بھی کی اور ہمارے تین MNAs صاحبزادہ صبغت اللہ، جنید اکبر، ڈاکٹر امجد صاحب نے اس کے بارے میں amendment بھی move کی۔ میری request ہو گی کہ آپ ان کو بھی amendment کے وقت، ٹائم دے دیں۔ اس کو بھی highlight کر دیں تاکہ وہ بات کر سکیں۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں آپ نے بات کر لی ہے اور منسٹر صاحب نے اس کے اوپر کچھ کیا بھی ہے۔ آپ اپنی بات کیجئے آپ کو پتہ ہے کہ اس چیز پر کام ہو رہا ہے۔ وہ بتا بھی دیں گے آپ کو۔

جناب اسد قیصر: شکریہ جناب سپیکر! جو ہمارا نقطہ نظر ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ tax کے بغیر کوئی ملک نہیں چل سکتا۔ Tax لازم ایک جزو ہے۔ جو tax کی exemption تھی وہ اس بنیاد پر تھی کہ جو فاٹا ہے وہ war on terror سے متاثر ہے اور جو ملاکنڈ ڈویژن ہے جو اس وقت جب یہ پاکستان کے ساتھ merge ہو رہا تھا تو یہ agreement کیا گیا تھا کہ اس کو پاکستان کے دیگر اضلاع سے یا پاکستان کے دیگر علاقوں کے ساتھ at par لایا جائے گا۔

ابھی صورتحال یہ ہے کہ، ہم نے مسلسل اس پر بات کی ہے اور اب بھی بات کرنا چاہتا ہوں کہ ہماری معیشت کا زیادہ دارومدار وہ افغانستان کے ساتھ trade پہ ہے یا central Asia کے ساتھ trade پہ ہے۔ اس وقت عملاً نہیں بلکہ مکمل طور پر افغانستان کے ساتھ ہماری trade بند ہے۔ آپ کے نوٹس میں ہے کہ اس وقت کیا position چل رہی ہے۔ بلکہ ہمارا صوبہ اور فاٹا میں تو عملی طور پر جنگ جاری ہے اور اس پر کوئی کمی نہیں آئی ہے اور مجھے افسوس ہے اس پر کہ اس میں قیمتی جانیں بھی ضائع ہو رہی ہیں ہماری armed forces and police کی اور عوام کی بھی شہادتیں ہو رہی ہیں۔ ابھی تک وہاں امن و امان کی صورتحال میں کوئی change نہیں آئی۔ کیونکہ ہماری پالیسیاں ایسی ہیں کہ ان کی وجہ سے ہمارے ان علاقوں میں امن و امان کا serious challenge ہے۔

میری request یہ ہے دیکھیں آپ ادھر tax لگا رہے ہیں جہاں آپ نے کوئی development نہیں کی، آپ نے کوئی ہسپتال نہیں بنائے، کوئی آپ نے فاٹا کے، merger کے بعد وہاں کوئی road نہیں بنائی، انڈسٹری نہیں بنائے اور جو commitment ہوئی تھی فاٹا کے ساتھ کہ ہم 3% share دیں گے NFC میں، NFC میں آپ نے share نہیں دیا، جو آپ نے commitment کی تھی کہ 1000 billion جو ہے دس سال میں دیں گے، وہ share آپ نے نہیں دیا، FATA، اس House نے یہ commitment کی تھی کہ ہم اس کو at par لائیں گے۔

تو نہ آپ نے کاروبار کو کوئی موقع دیا، نہ National Action Plan پر صحیح معنوں میں عمل درآمد ہوا، اور نہ وہاں آپ نے کوئی economic activity generate کی۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت بڑا ظلم ہے، اس علاقے کے ساتھ انتہائی بے انصافی ہے۔

ہمارے ساتھ تو یہ commit کیا لیکن کیا کر رہے ہیں، رعایت کر رہے ہیں، اس کو کوئی نہیں مانے گا۔ ہم چاہتے ہیں سب سے پہلے آپ ہمارے لیے کاروبار، Central Asia اور Afghanistan کی trade کو لیں۔ No.2، وہاں امن وامان کے لیے عملی اقدامات کریں، National Action Plan پر عمل کریں، ہمیں امن دیں۔ No.3، ہمیں level playing field دیں، ہمیں opportunity دیں۔

دیکھیں، میں ایک بات واضح کرنا چاہتا ہوں، جناب سپیکر! یہ کسی صورت ممکن نہیں ہوگا۔ یہاں ہمارے سارے MNAs بیٹھے ہیں، ہم سب اپنے لوگوں کے ساتھ کھڑے ہوں گے، Malakand کی عوام کے ساتھ، اور جو ہماری FATA کی عوام ہیں۔

ہم آپ سے request کرتے ہیں کہ آپ یہ tax لیں گے تو کس طرح؟ کاروبار ہے نہیں، روزگار ہے نہیں، industry بند ہے، ویسے بھی سب کچھ بند ہے، تو آپ کس طرح اس قسم کا tax لے رہے ہیں؟ Interesting بات، میں ایک اور figure آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں جناب سپیکر! بس دو منٹ مجھے دے دیں، میں ختم کر رہا ہوں۔ آپ کا NFC میں، میں نے اُس دن بھی کہا تھا، 434 billion rupees وفاق کے ذمہ ہے ہمارے۔ آپ نے ابھی development پر PSDP میں صرف 3.8% دیا۔ اُدھر ہمارے حصے کا پانی، جو ہمارا حصہ ہے، اس وقت ہمیں 19 % کم اپنا share مل رہا ہے۔ یعنی بنیادی طور پر جو ہمارا حق بنتا ہے، جو کہ ہمارا قانونی اور آئینی حق ہے، آپ اُس کو نہیں دے رہے۔ اس لیے کہ ایک سیاسی پارٹی کو، اُس علاقے کی عوام کو سزا دے رہے ہیں کہ انہوں نے کیوں تحریک انصاف کو ووٹ دیا۔

اس لیے ہم مطالبہ کرتے ہیں جنابِ سپیکر، اُس وقت میں نے خود اس Chair کا استعمال کیا تھا، تمام لوگوں کو بٹھایا تھا۔ میں آپ سے بھی request کرتا ہوں کہ آپ اِس میں دلچسپی لیں، یہ بہت serious issue ہے۔ یہ لوگ وہاں کی economy کی حالت اور خراب کریں گے۔ اس قسم کی پالیسیوں سے extremism بڑھے گی، اور آپ کے لیے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

میرا مطالبہ ہے کہ Malakand کے حوالے سے جو tax آپ لا رہے ہیں، اس کو واپس لیں۔ میرا مطالبہ ہے جو FATA میں آپ taxلگا رہے ہیں، وہ اس کو واپس لیں۔ اور میرا مطالبہ یہ بھی ہے کہ وہاں جو Khyber Pakhtunkhwa کے اس وقت جتنے بھی بقایا جات ہیں، وہ net hydel profit کے ہیں، وہ NFC کے ہیں یا دیگر جو ہیں، ان کو ادا کریں۔ ہم کسی بھی صورت میں اس قسم کے ظالمانہ tax کو نہیں مانیں گے۔

جناب سپیکر: آخری سپیکر ہیں، عامر ڈوگر صاحب۔

ملک محمد عامر ڈوگر: شکریہ سپیکر صاحب۔ میری تین amendments ہیں جن پہ میں بات کرنا چاہ رہا ہوں۔

پہلی یہ ہے سر کہ PIA نے گزشتہ برسوں کے دوران 600 ارب روپے کا قومی خزانے پہ بوجھ ڈالا۔ اب جب کہ اس کی نجکاری ہو چکی ہے اور وہ نجی ایئر لائن ہے، اس کو sales tax سے چھوٹ دینا، میری سمجھ سے باہر ہے۔ اگر آپ فضائی شعبے کو ترقی دینا چاہتے ہیں، ٹھیک ہے، اچھی بات ہے۔

تو سر میری پھر amendment ہے کہ تمام جو private airlines ہیں جیسا کہ PIA بھی اب private airline ہو گئی ہے، one time پھر سب کو چھوٹ دیں تاکہ تمام airlines ترقی کر سکیں اور ان سب کو فائدہ ہو۔

سر! دوسری میری amendment ہے کہ آج عام شہری مہنگائی کی چکی کے تلے پس گیا ہے اور یوٹیلٹی بلز جب آتے ہیں تو لوگوں کی چیخیں نکل جاتی ہیں۔ سر ایسے میں آپ ان مسافروں کو جو بزنس کلاس میں سفر کر رہے ہیں ان کو ٹیکس کی چھوٹ دے رہے ہیں۔ سر کتنا بڑا ظلم ہے کہ ایک عام آدمی جو 30 دن مہنگائی کی چکی میں پستا ہے۔ جب اس کے سامنے یوٹیلٹی بلز آتے ہیں جس میں ٹیکسوں کی بھرمار ہے، اس کی چیخیں نکل جاتی ہیں۔

پٹرول، کرائے، مہنگی بجلی، مہنگے یوٹیلٹی بلز اور اس کے بعد سر آپ ریلیف کس کو دے رہے ہیں اس بجٹ میں؟ اس آدمی کو اس کلاس کو جو business premium class میں سفر کرتی ہے۔

میری سر اس میں amendment ہے کہ اگر آپ نے چھوٹ دینی ہے ہوائی ٹکٹس میں تو economy class میں جس میں ایک عام آدمی، ایک مڈل کلاس آدمی کوئی عمرے کا سفر کرتا ہے، کوئی حج کا سفر کرتا ہے، ساری زندگی اپنی جمع شدہ پونجی اکٹھی کر کے، تو اس کو ریلیف دینا۔ جو عام کلاس آدمی ہے، جو عام کلاس میں سفر کرتا ہے۔ تو اس کا مطلب ہے یہ بجٹ اشرافیہ کا بجٹ ہے elite کا بجٹ ہے۔

آخری سر میری ایک amendment ہے کہ قومی اسمبلی اور سینٹ سیکرٹریٹ کے ملازمین جو ہیں ان کی ایک منفرد آئینی حیثیت اور فرائض اور ذمہ داریوں کے پیش نظر خصوصی پارلیمنٹ الاؤنس ہم قومی اسمبلی اور سینٹ کے ملازمین کو دیتے ہیں۔ سر! اس کو ہم پارلیمنٹ الاؤنس کہتے ہیں۔ تو ہم سر اس الاؤنس کو معمول کی آمدنی کا حصہ تصور کرتے ہوئے آپ نے عام شہریوں کے مطابق ان پر انکم ٹیکس عائد کر دیا ہے۔

لہٰذا میری یہ گزارش ہے کہ یہ الاؤنس، جو دونوں Secretariats کی منفرد آئینی حیثیت، تنظیمی ڈھانچے اور فرائض اور ذمہ داریوں کو مد نظر رکھتے ہوئے دیا جاتا ہے، اس پر ٹیکس کو آپ ختم کریں کیونکہ سر یہ سیشن الاؤنس اپنی نوعیت کے اعتبار سے ملازمین کو صرف جو extra اوقات کار اور ٹائم جو ہوتا ہے اس کے عوض دیا جاتا ہے۔ جو Income Tax Ordinance کی دفعہ (12)2 کے دائرہ کار میں آتا ہے۔

لہٰذا میری وزیر خزانہ صاحب سے التماس ہے کہ اس کا خزانے پہ جو بوجھ ہے یا اس کا کوئی فرق زیادہ نہیں ہے صرف لاکھوں میں یا چند ہزاروں میں ہے۔ اور آپ ان ملازمین کو جو یہاں کام کرتے ہیں۔ چھٹی والے دن بھی کام کرتے ہیں ان کو بھی آپ عام شہریوں پر جو انکم ٹیکس ہے اس طرح تصور کرتے ہیں۔ تو اس کو اس انکم ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔ اور سر اس کی مثال ہے کہ سر اس میں عدلیہ کے جو معزز اعلیٰ عدالتوں کے ججز صاحبان، جوڈیشل الاؤنس اور خصوصی دوسرے محکمے کئی وفاقی محکمے ہیں جن کے ملازمین کو اس ٹیکس کی چھوٹ ہے۔ تو سر! میری سر گزارش ہے کہ قومی اسمبلی اور سینیٹ کے ملازمین کو بھی اس ٹیکس سے چھوٹ دے دی جائے۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: شکریہ جی، خواجہ آصف صاحب۔

وزیر برائے دفاع، ہوابازی (خواجہ محمد آصف): شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، یہ repeatedly despite the fact that Minister for Power explained this whole thing yesterday or the day before yesterday, capacity payments کا جو ہے ناں وہ issue اٹھایا جا رہا ہے Opposition کی طرف سے۔ ایک تو یہ بات میں on record لانا چاہتا ہوں، دوبارہ Minister of Power نے بھی یہ ذکر کیا تھا کہ جتنا negotiate کر کے ہم نے over the remaining period of these contracts تقریباً 3.5trillion جو ہے 3500 billion جو ہے وہ اس میں سے بوجھ جو ہے وہ کم کیا گیا ہے۔ ایک تو یہ بات، یہ آئندہ آنے والے دنوں میں جو بھی ان کی life ہے power plants کی، ان کی life میں جو ہے اس چیز کی کمی آئے گی۔ اور یہ attempts پہلے بھی ہوئیں، PTI کی Government میں بھی ہوئی، لیکن اس میں کوئی کامیابی نہیں، کوئی break through نہیں، اور IPPs کے owners جو ہے انہوں نے prevail کیا۔

دوسری میں بات کرنا چاہتا ہوں کہ یہ contracts جو ہیں over last almost 25 to 30 years جو ہیں negotiate ہوئے۔ اگر یہ گناہ ہے تو اس میں ساری کی ساری حکومتیں شامل ہیں، بشمول PTI کے۔ اس لیے یہاں پہ کھڑے ہو کے جو ہم نے خود گناہ کیا ہو، اس کے لیے دوسروں پر تہمت لگانی یا مورد الزام ٹھہرانا جو ہے، میرے خیال میں اخلاقی طور پہ بھی ٹھیک نہیں ہے۔

ان کے زمانے میں بھی IPPs لگے، زیادہ نہیں لگے، کم لگے۔ سب سے زیادہ 1990 کی دہائی میں، اور اس کے بعد General Musharraf کے دور میں IPPs negotiate ہوئے۔ جو حالات تھے اس وقت، اتنی مجبوری تھی کہ capacity payments allow کرنی پڑیں کہ اگر یہ نہ utilize ہوا تو ہم ان کی payment کریں گے۔

وقت کے ساتھ ساتھ ہمارے power plant لگتے گئے،اور وہ ان کی جو capacity payments جو ہیں بغیر power purchase کیے ہوئے کرنی پڑ رہی ہیں،اور آئندہ بھی ہوں گی۔ لیکن یہ بھولنا جو ہے، میں سمجھتا ہوں کہ یہ this is unethical کہ کوئی یہ نہیں mention کر رہا کہ جو 3.5 trillion ہم نے negotiate کرکے، یہ بھی کر سکتے تھے، بالکل کر سکتے تھے، لیکن انہوں نے effort اس طرح نہیں کیا اور اس سے کوئی کامیابی نہ ہوئی۔ ہماری حکومت کو کامیابی ہوئی ہے،اس سے big break through ،اور آئندہ بھی آنے والے دنوں کے اندر، ہماری یہ effort جاری رہے گی کہ کسی نہ کسی طرح 3.5 billion کی اگر جو relief جو ہے،اس کو enhance کیا جائے،اور پھر اور بھی renegotiate کیا جائے۔

لیکن یہ کسی ایک حکومت کو موردِ الزام ٹھہرانا جو ہے، میں پھر کہوں گا کہ یہ unethical ہے۔ میں کوئی سخت لفظ استعمال نہیں کرنا چاہتا۔ اگر یہ اس گناہ میں شامل نہیں ہیں تو بتا دیں، یہ بھی اس گناہ میں شامل ہیں۔

اور یہاں پہ میں اس House کے تقدس کو مدِ نظر رکھ کے بات کہوں گا کہ یہاں پہ خصوصاً Budget کے دنوں میں، آگے بھی Budget کے دنوں میں، جب ہم کھڑے ہوکے، اگر میں کوئی ایسی بات کروں جو ہمارے دورِ حکومت میں ہوئی ہو، اور پھر میں آج اس کے اوپر lecture ethically and otherwise دینا شروع کر دوں، تو میرا خیال ہے کہ یہ شرم کا مقام ہوتا ہے کہ جب حکومت میں ہم تھے، ہم نے خود غلطیاں کی ہوئی ہیں،اور پھر جب کوئی اور حکومت میں آتا ہے تو اسی غلطیوں کو correct کرنے کی بات شروع کر دیں۔۔۔

(اس موقع پر وزیر اعظم اسلامی جمہوریہ پاکستان ہاؤس میں تشریف لائے)

جناب سپیکر: جی خواجہ صاحب،اورنگزیب صاحب اس کے بعد یہ ہم نے Motion پہ آجانا ہیں۔

خواجہ محمد آصف: میں جناب سپیکر یہ point stress کرنا چاہتا تھا۔ Prime Minister صاحب تشریف لے آئے ہیں، میں پھر یہ کہوں گا کہ یہ بڑا august House ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بڑی عزت اور تکریم سے نوازا ہوا ہے۔ ہمیں کسی بھی حکومت کو، People's Party کو criticize کرتے ہوئے یا PML(N) یا PTI کو criticize کرتے ہوئے یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ کہیں ہم خود بھی تو اس گناہ میں ملوث نہیں۔ جس طرح پنجابی میں کہتے ہیں (پنجابی) یہ بھی 3,4 سال حکومت میں رہے ہیں جو انہوں نے کیا ہے وہ بھی ساری قوم کو پتہ ہے۔ آپ یہی example لے لیں Prime Minister صاحب اندر داخل ہوئے ہیں وہ سیدھا ان کی seat پر گئے، کبھی ہوا تھا؟ جناب سپیکر! آپ گواہ ہیں کبھی یہ 3 سال میں ہوا تھا؟ کرسی کی پشت اُس طرف ہوتی تھی اور جس قسم کی زبان بولی جاتی تھی وہ بھی آپ کو یاد ہے۔ میرا خیال ہے شہباز شریف نئی روایات کو جنم دے رہے ہیں، نئی traditions set کر رہے ہیں، یہ دونوں sides اس کے اوپر کیوں نہ کریں۔ اس نے نہ صرف اس House میں نئی روایات کو جنم دیا ہے بلکہ شہباز شریف اور فیلڈ مارشل عاصم منیر نے جو پاکستان کی عزت کو چار چاند لگائے ہیں jointly سارے کا سارا House اس کو acknowledge کرے، کھلے دل سے، یہ break وغیرہ لگا کر acknowledge نہ کریں، تو میں سمجھتا ہوں کہ نئی

روایات کو جنم دیں، criticism کرتے وقت اپنے دامن کے داغوں پر بھی نظر دوڑائیں اور جو اس وقت قائد ایوان نئی traditions set کررہے ہیں، ایک good will بنانے کی کوشش کررہے ہیں۔ انہوں نے اگلے دن مذاکرات کی دعوت بھی دی ہے تو میرا خیال ہے کہ یہ ساری باتیں ماضی میں نہیں ہوتی رہیں۔ 18-2017 سے لے کر 22-2021 تک یہ نہیں ہوئیں۔ جو کچھ ہوا ہے، وہ آپ کو بھی یاد ہے، مجھے بھی یاد ہے اور اس House کو بھی یاد ہے، یہ درو دیوار بھی اس چیز کے گواہ ہیں (عربی)۔

جناب سپیکر: Now, I put the Motion to the House، جی محمود خان اچکزئی صاحب۔

قائد حزب اختلاف (جناب محمود خان اچکزئی): بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ جناب سپیکر! اس حکومت کا پانچواں بجٹ منظور ہونے کو ہے، آپ کی حکومت کے اڑھائی سال بھی پورے ہونے کو ہیں، ہم تو باتیں کرتے کرتے تھک گئے، اب ہمیں اپنی tone بدلنی ہو گی، ہم آپ کو پھر مبارکباد کی شکل میں، پہلی بات تو یہ ہے کہ جس انداز میں آپ نے بحیثیت سپیکر اس House کو چلایا باوجود یہ کہ آپ کا اس بارے میں کئی tenure کا تجربہ تھا، لیکن آپ نے نہ آئین کا خیال رکھا، نہ آئین کے احترام کا خیال رکھا، نہ اس House کے احترام کا خیال رکھا اور بڑی چابکدستی سے، بڑی مہارت سے ایک †[***] کو support کرتے ہوئے اپنے colleagues میں سے 14 کو اسمبلی سے فارغ کر دیا، آپ کو مبارک ہو۔

آپ نے 14 colleagues Assembly سے فارغ کر دیئے۔ لاہور میں قید کوٹ لکھپت کے سارے قیدی 70 سال سے اوپر کے ہیں، کچھ تو خدا کا خوف ہونا چاہیئے، ان پر الزام کیا ہے؟

میرے پاس 9 مئی کے بارے میں ساری معلومات نہیں ہیں، تھانہ شادمان حملہ کیس، شیر پاؤ پل جلاؤ گھیراؤ کیس، جناح House کے قریب گاڑیاں جلانے اور سرور روڈ پر پولیس سٹیشن کا مقدمہ، Club Chowk, GOR1 Gate پر حملہ کیس، ریس کورس تھانہ، کلمہ چوک کے قریب کنٹینر جلانا، اگر ایک آدمی جن بھی ہو تو ان سب جرائم میں شریک نہیں ہو سکتا۔ آپ نے record قائم کیا ہے، bravo، سبحان تیری قدرت سبحان تیرا کھیل۔ آپ نے پانچ آدمیوں کو 286 سال per person جیل دی ہے، دنیا کی تاریخ میں کہیں بھی دیکھ لیں، کسی بھی جمہوریت میں آپ کو اس قسم کی عدالتی کارروائیاں نہیں ملیں گی۔ پاکستان کا آئین high treason اس بات کو کہتا ہے کہ جو آئین کو توڑے گا، جو آئین کو روندے گا، جو آئین کو درخوراعتناء سمجھے گا وہ high treason کا مجرم ہے اور ساتھ میں وہ سارے لوگ جو اس عمل میں شریک ہوتے ہیں وہ بھی سارے high treason کے مجرم ہیں۔

جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ ہم مجبور ہیں، پاکستان ہمارا ملک ہے۔ کل کسی وزیر نے کہا تھا کہ ہم اسلام آباد میں جیل بنائیں گے۔ پاکستان میں جیلوں کی ضرورت نہیں ہے۔ جناب سپیکر! آپ نے اس پارلیمنٹ کو debating society سے بھی نیچے کر دیا۔ آپ رحم نہیں کرتے، ہم بار بار

---

†(*** بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کر دیے گئے۔)

آپ سے کہتے ہیں۔ میں نے اُس دن بات کی تھی، میرے بھائی شہباز نے اس کا جواب دیا، جس انداز میں وہ بولے مجھے مزا نہیں آیا۔ شہباز صاحب you are the Premier of this country. آپ کو آرام سے اور ایک طریقے سے بات کرنی چاہئیے تھی، آپ جس انداز میں کر رہے تھے کہ ہم نے بلوچستان میں فلاں double road دی ہے، بلوچستان کی سوئی گیس کے trillions of dollars آپ لے گئے ہیں۔ اگر آپ سارے بلوچستان کی سڑکیں پکی کر دیں، سارے بلوچستان کو solar دے دیں تو بھی آپ بلوچستان کی گیس کے مقروض ہوں گے۔ آپ کے پاس ٹائم بہت تھوڑا ہے۔ ارد گرد ہمارے علاقے میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ بہت بڑی بربادی ہے۔ اس کی تیاری کیلئے، خدا کیلئے اپنے لوگوں پر بھروسہ کریں۔ لوگوں کو آپ سے کچھ نہیں چاہئیے۔ جس طرح قیصر بھائی نے آپ سے کہا، پشتونخوا وطن کے لوگ، بلوچستان کے لوگ Central Asia میں اپنی تجارت کے ذریعے خود اپنے آپ کو پالتے ہیں، آپ نے پابندی لگا دی، اس میں آپ نے پنجاب کے زمیندار کو بھی فارغ کر دیا۔ آپ اس ملک میں ٹھپہ لگا دیتے ہیں کہ یہ پاکستان کا غدار ہے۔ میرے بھائی نے کہا تھا پاکستان ہے تو ہم ہیں۔ correct % 100 شہباز صاحب، پاکستان آسمان میں کوئی چیز نہیں ہے Pakistan means Balochistan, Pakistan means Khyber Pakhtunkhwa, Pakistan means سرائیکی علاقہ، Pakistan means Sindh, Pakistan means Punjab. جب یہاں خوشی ہو گی، جب یہاں امن واماں ہو گا۔۔۔

(مداخلت)

جناب محمود خان اچکزئی: کشمیری آپ کو کیا کہتے ہیں؟ ان کے مطالبات کیا ہیں؟ خدا کیلئے، شہباز بھائی میں request کرتا ہوں، شریف لوگوں کا کوئی delegation بھیجیں، ان کو سمجھائیں۔ پاکستان کو کہاں لے جا رہے ہیں؟

جناب سپیکر: میں †[***] کے جو الفاظ آپ استعمال کر رہے ہیں وہ expunge کر رہا ہوں اور میں آپ کو وجہ بھی بتاؤں گا کہ کیوں expunge کر رہا ہوں۔

جناب محمود خان اچکزئی: جو بھی expunge کرنا چاہیں، جناب سپیکر! ساری تقریر expunge کر دیں، ہم نے حلف لیا ہے you are under حلف، ہم سب نے حلف لیا ہے کہ ہم آئین پاکستان کی حفاظت کریں گے، ہم آئین کو چھوڑیں، کیا ہم کسی اور کا ساتھ دے رہے ہیں؟ کیا ہم نے کسی اور کا ساتھ دیا ہے؟ جس انداز سے ہمارے جو وزراء بیٹھے ہیں، ہر فن مولا۔۔۔

(مداخلت)

---

†(*** بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کر دیے گئے۔)

جناب محمود خان اچکزئی: خدا کیلئے for God's sake غلطیاں ہوتی ہیں، ہم انگشت نمائی نہیں کریں گے، غلطیاں ہوتی ہیں، خدا کے یہ نام گواہ، یہ پارلیمنٹ گواہ، یہ میرے ساتھی ہیں، ان کی مہربانی مجھ پر بھروسہ کیا ہے، اس House کی طاقت کیلئے to make it a representative House of the Federation of Pakistan, شہباز بھائی جو بھی support چاہیئے unconditional نہ پیسے چاہئیں، نہ permit چاہیئے، نہ کروڑوں روپے چاہئیں اور نہ فلاں چاہیئے، آیئے اس House کو مضبوط کریں۔ Be a powerful premier of this country بسم اللہ کریں،، Judiciary اپنے frame میں رہے اور پارلیمنٹ اپنے frame میں رہے۔ This House must be the origin of power. یہ House طاقت کا سرچشمہ ہونا چاہیئے۔ یہی سے داخلہ اور خارجہ policy جانی چاہیے۔ پاکستان پھلے گا پھولے گا، شہباز بھائی آپ جائیں، آج آپ بلوچوں کو بلائیں اور ان سے کہیں کہ اللہ پاک نے جو بھی تمہارے وطن میں پیدا کیا ہے، اس پر پہلا اور آئینی حق آپ کے بچے کا ہے۔ یہ بات سندھیوں سے کہیں، یہ بات سرائیکیوں سے کہیں، یہ بات پنجابیوں سے کہیں، یہ بات کشمیریوں سے کہیں، ہم سب جھگڑا ڈال کر پاکستان کو بہترین پاکستان بناتے ہیں۔ ایسا نہ کریں، بہت دکھ ہوتا ہے کہ عمران خان جیل میں ہے، کیا کیا ہے اس نے؟ چھوٹے چھوٹے بچے، شہباز بھائی۔

جلوس پر پابندی ہے، قید خانہ کیا ہوتا ہے؟ جلوس پر پابندی ہے، جلسے پر پابندی ہے، اجتماع پر پابندی ہے۔ بات سننے کی کوشش کریں۔

جناب سپیکر! ہم آپ کے دوست ہیں، لیکن اس شرط پر کسی کے ساتھ compromise نہیں ہوگا۔ آئین بالادست ہوگا، پارلیمنٹ طاقت کا سرچشمہ ہوگی، تمام قومیتوں کو ان کے وسائل پر کسی حد تک اختیار ملے گا۔ ایسا نہیں ہوگا، شہباز بھائی، جب آپ لوگوں کے سونے پہ، لوگوں کے وسائل پہ، خٹک کے علاقہ میں جو material atomic bomb میں استعمال ہوتا ہے، چودہ چودہ میل کی کانیں ہیں، ایک ایک کلو چار لاکھ روپے کا ہے۔ شہباز بھائی، خٹک کے علاقے میں پینے کا میٹھا پانی نہیں ہے۔ لے جائیں ان کے وسائل، کچھ تو کریں۔ انگریزوں نے چشمے سے ان کو میٹھا پانی دیا تھا۔ خٹک، تعلیم یافتہ لوگ ہیں، یہی حال بنوں کا ہے، یہی حال سوات کا ہے۔ اس ملک پر رحم کریں۔ اس ملک کو جمہوری انداز میں، جمہوری طریقے سے چلائیں۔ آپ بادشاہی کریں، ہم یہاں بیٹھ کے آپ کا تماشا کریں گے۔

انگریزوں کے وقت میں، یا ویسے بھی دنیا میں قانون یہ ہے کہ senior citizen جو جیلوں میں ہوتے تھے، ان کو سرکار ویسے ہی چھوڑ دیتی تھی، parole پر، کہ بابا ستر سال کا بوڑھا ہے، اسی سال کا ہے، خدانخواستہ مر نہ جائے۔ آپ ستر سال کے بوڑھوں کو دو سو چھیاسی سال جیل دے رہے ہیں۔ خدا کا خوف کرو، خدا کے لیے نہ کرو۔ یہ اسلام کا بھی دعویٰ کرتے ہیں، انصاف کا بھی دعویٰ کرتے ہیں۔ انصاف یہ ہے؟ انصاف جس دن پاکستان میں ہوگا، بالکل، شہباز بھائی، آپ نے کہا کہ پاکستان ہوگا تو ہم ہوں گے۔ پاکستان اس سے ہوگا، ایک جمہوری پاکستان، جس میں عدل ہوگا، انصاف ہوگا، کمزور کو زندگی کا حق ہوگا، کمزور کو جینے کا حق ہوگا، اس کی روٹی کا بندوبست ہوگا۔ یہ پاکستان قیامت تک زندہ رہے گا۔ اور جب ہم غلطیاں کرتے ہیں، تو ہماری زندگی میں پاکستان ایک بار ٹوٹا ہے۔ اور ٹوٹا ہماری غلط کاریوں کی وجہ سے ہے۔ ہم مزید غلطیاں نہ کریں جناب سپیکر! God bless you بڑی مہربانی۔ آپ اپنا بجٹ پاس کریں، خدا حافظ، ہم چلے جاتے ہیں۔

(اس موقع پر حزب اختلاف سے تعلق رکھنے والے معزز اراکین ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

جناب سپیکر: شکریہ، اب میں request کروں گا، میری بات بھی سنتے جائیں۔ ایک آپ نے کہا کہ میں نے آئین کی خلاف ورزی کی۔ مجھے بتائیں، Prime Minister صاحب ایک منٹ، میں معذرت چاہتا ہوں، گستاخی کر رہا ہوں، آپ نے کہا کہ میں نے آئین کی گستاخی کی۔ مجھے بتائیں، میں نے کون سی آئین کی گستاخی کی؟ اگر آپ یہ چاہیں گے، جو آپ اس Assembly میں بات کریں گے، جو آپ باہر کرتے ہیں، اس کی میں اجازت نہیں دوں گا۔ جب آپ کہتے ہیں کہ ہر گھر سے ایک آدمی لے کے ایک فوج بناؤں گا، جب آپ کہتے ہیں کہ میں افغانستان کا ساتھ دوں گا اور پاکستان کا ساتھ دینے کے بجائے افغانستان کو ترجیح دوں گا۔ اگر یہ آئین توڑنا ہے، تو میں بار بار آئین توڑوں گا۔ آپ کو پاکستان کی مخالفت میں یہاں بات نہیں کرنے دوں گا۔ آپ کو افواجِ پاکستان کے خلاف بات یہاں نہیں کرنے دوں گا۔ آپ کو judiciary کے خلاف بات نہیں کرنے دوں گا۔ اگر یہ آئین توڑنا ہے تو میں توڑوں گا۔

جب آپ نے گھنٹوں کی تقریریں کیں، اپنے ٹائم سے ڈبل ٹائم کی تقریریں کیں، تب تو آپ کو یہ پارلیمنٹ illegal نظر نہیں آئی۔ آپ کمیٹیوں میں نہیں بیٹھتے، کمیٹیوں میں حصہ نہیں لیتے ہیں، اسے debating society کہتے ہیں، کمیٹیوں میں آئیں بیٹھیں، کیوں نہیں بیٹھتے؟ آپ نے خود یہ جگہیں چھوڑی ہوئی ہیں۔ آپ state of confusion میں ہیں۔ آپ کو نہیں پتہ کہ آپ کیا چاہتے ہیں۔ پاکستان کی جہاں بات آئے گی، ہم سب متحد ہوں گے اور اکٹھے ہوں گے۔ میں معذرت چاہتا ہوں۔

Mr. Speaker: Prime Minister Sahib, Honourable Prime Minister of Pakistan.

وزیراعظم اسلامی جمہوریہ پاکستان (میاں محمد شہباز شریف): شکریہ جناب سپیکر، کاش محترم Leader of the Opposition محمود اچکزئی صاحب اپنی بات کرنے کے بعد تشریف رکھتے تو میں بڑے ادب سے ان کی خدمت میں بعض معروضات پیش کرتا، لیکن وہ اب تشریف لے گئے ہیں، تو اُن کی absence میں، میں بعض باتیں نہیں کروں گا لیکن کچھ گزارشات آپ کے توسط سے اس معزز ایوان کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر! آج پھر وہ ایک تاریخ ساز دن ہے کہ جب پرسوں، Bürgenstock Switzerland میں ایران اور امریکہ کے درمیان جو چند دن پہلے MoU sign ہوا تھا، جس میں پاکستان نے بھی بطور mediator دستخط کیے تھے، پرسوں وہاں پہ ایران اور امریکہ کی جو leadership تشریف لائی تھی، جناب سپیکر! الحمد للہ پاکستان نے وہاں پر بڑے خلوص اور بڑی عرق ریزی کے ساتھ دونوں کے درمیان جو فاصلے تھے، ان کو کم کرنے کے لیے اپنی بھرپور کوشش کی، جس کے نتیجے میں سارا دن اور رات گفتگو چلتی رہی اور صبح کے وقت تقریباً ڈھائی تین بجے جا کے ایک joint statement وہاں پر تیار کی گئی، جس کی تمام parties نے توثیق کی۔ اور آج الحمد للہ، اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے امریکہ اور ایران کے درمیان نہ صرف جنگ بندی ہو چکی ہے اور پوری امید ہے ان شاء اللہ، اللہ تعالیٰ کے فضل سے کہ یہ MoU ان شاء اللہ ساٹھ دنوں کے اندر ایک long lasting agreement ہوگا، جس سے دنیا میں امن قائم ہوگا۔

جناب سپیکر! آپ کو اور Leader Of The Opposition کو اور اس ایوان میں تشریف فرما تمام honourable Members کو اور پاکستان کے چوبیس کروڑ عوام کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتا ہوں، کیونکہ اس armistice میں، اس truce میں پاکستان نے جو کلیدی کردار ادا کیا ہے، جناب سپیکر! وہ نہ صرف تاریخی ہے بلکہ میں اگر یہ کہوں کہ کل دنیا کے جو بڑے اخبارات ہیں، دنیا کے چاہے وہ Washington Post ہے، چاہے وہ Financial Times ہے، چاہے وہ New York Times ہے اور دوسرے دنیا کے ممتاز اخبارات میں front page پر پاکستان کی تصویر ہے۔

اور یہاں پہ بڑے بڑے ہمارے معزز ممبران تشریف فرما ہیں، اس بات کی تصدیق کریں گے کہ positive narrative پاکستان کے حوالے سے، اگر ہم اربوں روپے خرچ کرتے تو تب بھی ہم achieve نہ کر پاتے۔ تو میں آج چاہتا تھا کہ قائد حزب اختلاف کے سامنے میں یہ بات کرتا۔

جناب سپیکر! میں آگے بڑھتا ہوں اختصار کے ساتھ۔ آج الحمدللہ ایران کے صدر، میرے انتہائی پیارے بھائی ڈاکٹر مسعود پزشکیان، آج پاکستان تشریف لا رہے ہیں ہماری دعوت کے اوپر، اور آج ان شاءاللہ ان کے ساتھ یہاں پر دونوں برادر ممالک کے درمیان جو تعلقات ان تین مہینوں میں مضبوط ہوئے ہیں، ان کو مزید مضبوط کرنے کے لیے آج گفتگو ہوگی۔ آج کا دن یہ اختلافی معاملات اٹھانے کا دن نہیں تھا۔

جناب سپیکر! بہر کیف دو باتیں عرض کر کے ختم کروں گا۔ انہوں نے کہا کہ شہباز بھائی نے اُس دن جو تقریر کی، مزا نہیں آیا۔ انہوں نے یہاں پر اپنے desk کو، میں نے تو اگر desk بجایا ہو گا تو اُس صادق جذبے کے ساتھ کہ آج پاکستان کی یکجہتی، صوبوں کے درمیان ہم آہنگی، پاکستان کی جو عزت آج ہوئی ہے، وہ اللہ تعالیٰ کا انتہائی بے پایاں فضل و کرم ہے کہ ہم جتنا بھی اُس کا شکر ادا کریں کم ہے۔ میں نے ایسے جذباتی انداز میں اِس حوالے سے بات کی ہو گی۔ جہاں تک بلوچستان کے اوپر جو وسائل خرچ کیے جا رہے ہیں، میں نے کہا ہو گا، میری speech کو آپ نکلوا لیں، میں نے کہا تھا کہ چاروں صوبوں نے NFC **ایوارڈ** کے تحت بلوچستان کے وسائل کا حصہ رضاکارانہ طور پر بڑھایا اور چاروں صوبوں نے یہ کام خوشی کے ساتھ کیا۔ ہمیں اس پر بڑی خوشی ہے۔ میرے الفاظ یہ تھے کہ پنجاب سالانہ 11 ارب روپے دیگر صوبوں کے ساتھ contribute کر رہا ہے۔ میں نے یہ بات نہایت ادب کے ساتھ کی تھی، with all humility at my command، عرض کی تھی۔

جناب سپیکر! میں ایک اور بات بھی کرنا چاہتا ہوں۔ آج انہوں نے جو بات کی، وہ حقائق کے خلاف ہے۔ میں نے ہمیشہ یہ کہا ہے کہ اگر صرف پنجاب ترقی کرتا ہے تو وہ پاکستان کی ترقی نہیں ہے، اگر صوبہ سندھ ترقی کرتا ہے تو وہ پاکستان کی ترقی نہیں ہے۔ جب تک چاروں صوبے ترقی کی دوڑ میں برابر کے شریک نہیں ہوں گے، اس وقت تک اسے پاکستان کی حقیقی ترقی نہیں کہا جا سکتا۔ میں یہ بات بارہا دہرا چکا ہوں، مگر آج اسے مختلف رنگ دیا گیا، جس پر مجھے افسوس ہے۔ بہر حال، یہ ان کا ذہنی اختراع ہے۔

جناب سپیکر! آخری بات کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ یہ †[***] ہے، تو پھر دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جانا چاہیئے۔ آیئے 2018 کے انتخابات کی تحقیقات کر لیتے ہیں۔ اگر 2018 کے انتخابات میں بھرپور جادوگری نہیں ہوئی، اگر ballot boxes نہیں بھرے گئے، اگر لوگوں کو پٹے پہنا کر اسلام آباد نہیں لایا گیا اور انہیں دھمکیاں نہیں دی گئیں۔ اگر وہ legitimate government ہے تو یہ بھی legitimate government ہے۔ جناب سپیکر! اگر انہیں تحقیقات کا بہت شوق ہے تو آیئے 2018 سے آغاز کرتے ہیں، اس کے بعد 2024 کے انتخابات کو بھی اس میں شامل کر لیتے ہیں۔ جناب سپیکر! بات نکلی تو بہت دور تلک جائے گی۔ میں اپنی بات اس نکتے پر ختم کرتا ہوں کہ آج ہمیں ایران کے صدر کے بھرپور اور والہانہ استقبال اور احترام کے لیے تیاری کرنی چاہیئے، نہ کہ اس وقت اختلافی مسائل کو اٹھانا چاہیئے۔ آپ کا بہت شکریہ۔

Mr. Speaker: Thank you. Now, I put the Motion to the House. It has been moved that a Bill to give effect to the financial proposals of the Federal Government for the year beginning on the first day of July, 2026 and to amend certain laws [The Finance Bill, 2026], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

(The Motion was adopted.)

Mr. Speaker: Clause by clause reading. The Bill is now taken up clause by clause.

Mr. Speaker: Clause 2. There are three amendments in clause 2. One standing in the name of Ms. Naeema Kishwer Khan Sahiba, one in the name of Ms. Shahida Begum and one in the name of Mr. Riaz Fatyana. Ms. Shahida Begum.

Ms. Shahida Begum: I move that in the Finance Bill, 2026, as reported by the Standing Committee, in clause 2, in Schedule, in the proposed Table 2 against serial No. 1, in column (3) for the figure “20,000”, the figure “10,000”, shall be substituted.

Mr. Speaker: Minister for Finance, do you oppose it?

Senator Muhammad Aurangzeb: I oppose, Sir.

Mr. Speaker: Rest of the amendments are clubbed together, and treated, as read.

---

†(*** بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کر دیے گئے۔)

Ms. Naeema Kishwer Khan moved that in the Finance Bill, 2026, as reported by the Standing Committee, in clause 2, in Schedule, Table 2 shall be deleted.

Mr. Muhammad Riaz Fatyana moved that in the Finance Bill, 2026, as reported by the Standing Committee, in clause 2, in Schedule, Table 2 shall be deleted.

Mr. Speaker: Now, I put the amendment, as moved by Ms. Shahida Begum to the House. The question is that the amendments, as moved, be adopted.

(The amendment was rejected.)

Mr. Speaker: Now, I put the amendment, as moved by Ms. Naeema Kishwer Khan to the House. The question is that the amendments, as moved, be adopted.

(The amendment was rejected.)

Mr. Speaker: Now, I put the amendment, as moved by Mr. Muhammad Riaz Fatyana to the House. Not present.

Mr. Speaker: Now, I put clause 2 to the House. The question is that clause 2, do stand part of the Bill.

(The clause 2 stands part of the Bill.)

Mr. Speaker: Clause 3. There are seven amendments in clause 3. Mr. Shafqat Abbas, not present, Mr. Azim uddin Zahid, Mr. Dawar Khan Kundi, Mr. Ghulam Muhammad, Sahibzada Sibghatullah, not present, Mr. Gohar Ali Khan Sahib not present.

یہ سب not present ہیں۔

Mr. Speaker: Now, I put clause 3 to the House. The question is that clause 3, do stand part of the Bill.

(The clause 3 stands part of the Bill.)

Mr. Speaker: Clause 4. There are twenty one amendments in clause 4. Mr. Gohar Ali Khan Sahib not present. Ms. Aliya Kamran Sahiba, Ms. Naeema Kishwer khan Sahiba, Ms. Shahida Begum Sahiba. Rest are not here. Ms. Aliya Kamran to move amendment in clause 4.

Ms. Aliya Kamran: I move that in the Finance Bill, 2026, as reported by the Standing Committee, in clause 4, after sub clause (1) the following new sub-clause (1A) shall be inserted namely:-

"(1A) In section 3, in sub-section (1) for the word "eighteen", the word "ten" shall be substituted.".

Mr. Speaker: Minister for Finance, do you oppose it?

Senator Muhammad Aurangzeb: I oppose, Sir.

جناب سپیکر: سید علی قاسم گیلانی صاحب move کیجیے۔

سید علی قاسم گیلانی: شکریہ، جناب سپیکر! میری 3 amendments ہیں، ایک clause 4 میں ہے، clause 5 میں ہے اور ایک clause 8 میں ہے۔ یہ کروڑوں پاکستانیوں کا مسئلہ ہے، جو mobile phone users ہیں۔ میں اپنی بات مکمل کرلوں۔ I'll withdraw it in the end. میری خوش قسمتی ہے کہ وزیراعظم صاحب بھی تشریف رکھتے ہیں۔ PTA کی مد میں موبائل فون صارفین سے بھاری ٹیکس لیا جارہا ہے اور ہم موبائل فون کو luxury item treat کررہے ہیں، نہ کہ ایک necessity۔ آج کے دور میں موبائل فون ایک necessity ہے۔ ہم یہ amendments Finance Committee میں لے کے گئے تھے اور میں شکریہ ادا کرتا ہوں چیئرمین نوید قمر صاحب کا اور تمام honourable Members کا، خاص طور honourable Member from Faisalabad چوہدری بلال صاحب کا بھی کہ ہم نے جو Finance Bill میں amendment move کی، اس میں FBR کے ساتھ جو ہمارا middle ground طے ہوا، تو انہوں نے 20% regulatory duty موبائل فون پر کم کی ہے۔ اس کے علاوہ جو موبائل فون کا mid-tier slab ہے اس میں بھی صارفین کو ریلیف دیا ہے۔ کروڑوں صارفین کے لیے جو in one go tax ادا نہیں کر سکتے، ان کے لیے ایک installment plan متعارف کرایا ہے تاکہ every month PTA کا ٹیکس تھوڑا تھوڑا کر کے ادا کر دیں۔ Even though, it's not enough, but with these assurances, I withdraw my amendment.

Mr. Speaker: Now, I put the amendment, as moved by Ms. Naeema Kishwer Khan and Ms. Aliya Kamran Sahiba to the House. The question is that the amendments, as moved, be adopted.

(The amendment was rejected.)

Mr. Speaker: Now, I put clause 4 to the House. The question is that clause 4, do stand part of the Bill.

(The clause 4 stands part of the Bill.)

Mr. Speaker: Clause 5. There are twenty five amendments in clause 5. Minister for Finance to move his amendment in clause 5.

Senator Muhammad Aurangzeb: I move that in the Finance Bill, 2026, as reported by the Standing Committee, inclause 5—,

(1) in sub-clause (44), after paragraph (a), the following new paragraph shallbe inserted, namely:

"(aa) in Part II, after the Table, in the second proviso, in the Table, incolumn (1), in S. No. 3, in column (3), for the figure "930", the figure"100" shall be substituted;

(2) after sub-clause (54), the following new sub-clause shall be added, namely—:

(55)"in the Twelfth Schedule, in Part II, in column (1),—

(a) after PCT code 1518.0000, the following new PCT code andentry relating thereto in column (2) shall be inserted, namely:

1520.0000	"Glycerol, crude; glycerol waters andglycerol lyes;".

جناب سپیکر: احمد عتیق انور صاحب کی amendment بھی ہے۔ نعیمہ صاحبہ کا مائیک کھولیں۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: شکریہ، جناب سپیکر صاحب!

Ms. Naeema Kishwer Khan: I move that in the Finance Bill, 2026, as reported by the Standing Committee, in clause 5 sub-clause (44), in Paragraph (a),-

(i) in sub-paragraph (i), in table,-

(a) for the value "Rs. 116,000" appearing in "Rate of Tax" against S. No. 4, the value "Rs. 6,0000" shall be substituted.

(b) for the value "316,000" appearing in "Rate of Tax" against S. No. 5, the value "150,000" shall be substituted.

(c) for the value "Rs. 541,000" appearing in "Rate of Tax" against S. No. 6, the value "Rs. 250,000" shall be substituted.

(d) for the value "Rs. 976,000" appearing in "Rate of Tax" against S. No. 7, the value "Rs. 500,000" shall be substituted.

(e) for the value "Rs. 1,424,000" appearing in "Rate of Tax" against S. No. 8, the value "Rs. 700,000" shall be substituted.

(ii) in sub-paragraph (ii), in table,-

(a) for the value "10%" appearing in "Rate of Tax" against S. No. 1, the value "12%" shall be substituted.

(b) for the value "10%" appearing in "Rate of Tax" against S. No. 2, the value "12%" shall be substituted.
(c) for the value "10%" appearing in "Rate of Tax" against S. No. 3, the value "12%" shall be substituted.
(d) for the value "8%" appearing in "Rate of Tax" against S. No. 4, the value "10%" shall be substituted.

Mr. Speaker: Minister Sahib, do you oppose it?

Senator Muhammad Aurangzeb: Yes, I oppose.

جناب سپیکر: اظہار صاحب آپ کی بھی ہے۔ خواجہ اظہار صاحب move کیجیے۔

Khawaja Izhar Ul Hassan: I move that in the Finance Bill, 2026, as reported by the Standing Committee, in clause 5, the sub-clause (42), shall be omitted.

Mr. Speaker: Minister Sahib, do you oppose it?

Senator Muhammad Aurangzeb: Yes, I oppose.

جناب سپیکر: خواجہ صاحب کا mic کھولیں۔

خواجہ اظہار الحسن: سر statement and object پہلے کیوں کہا؟ یا منسٹر صاحب اس کا جواب دیں کہ oppose کیوں کیا؟ کیونکہ ممبر amendments move کرتے ہیں تو ظاہر ہے بل، کیونکہ میں government side پر ہوں، ally ہوں، تو میں نے بھی government کا مفاد مقدم رکھتے ہوئے یہ amendment کی ہے۔ جناب سپیکر! منسٹر سے گزارش یہ ہے میں نے اس پر ان سے بھی بات کی، Finance Bill میں بھی میں نے اپنی سفارشات کو بھیجا۔ سب سے حیرانی کی بات یہ ہے کہ foreign content جو ہوتا تھا جو باہر سے ڈرامے آتے تھے اس پر ہم ایک revenue claim کرتے تھے اور revenue جناب یہ تھا کہ وہ foreign produced ڈرامہ سیریل کے اوپر دس لاکھ روپے per episode Government of Pakistan کو ملتا تھا۔ اسی طرح foreign produced TV player single episode میں تیس لاکھ روپے ملتا تھا اور جو اشتہار آتے تھے وہ پانچ لاکھ روپے فی سیکنڈ وہ اشتہار پاکستان میں چلتے تھے جو Government of Pakistan کو ملتا تھا۔ ایک طرف تو ہم اس بات کے لیے پریشان ہیں کہ ہمارا revenue کیسے بڑھے اور دوسری طرف ہم خود جو پیسہ آرہا ہے چاہے وہ ایک لاکھ روپیہ ہی آرہا ہے، سو روپیہ آرہا ہے foreign funding سے آرہا ہے۔ ہم اس سے give up کر رہے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ government اپنا نقصان کر کے کسی کو فائدہ دے رہی ہے۔

میں last point اپنا add کر لوں جناب سپیکر! 2022 میں PDM کی حکومت میں ہم نے ہی propose کیا تھا اور شہباز شریف صاحب کی government میں ہی یہ propose ہوا تھا۔ اب مجھے سمجھ نہیں آرہی ہے کہ اس وقت کا vision یہ تھا کہ لوکل ڈرامے ان کو

promote کریں گے، local industry کو promote کریں گے تاکہ باہر سے جو ڈرامے آرہے ہیں، ان کے اوپر ہم tax لگائیں اور ہمارے ہاں جو industry ہے اگر اس پر آپ tax نہیں لگاتے تو وہ بہت بری طرح damage ہو گی۔ صرف ایک نہیں Director, Writer, Artist, Cameraman, allied industry پوری تباہ ہو جائے گی اور جناب سپیکر! آخری بات میں یہ کروں کہ اس میں ہمارے پاس جو خاص طور پر national narrative ہے، وہ کوئی اور ملک تھوڑی پیش کرے گا۔ وہ Turkiye یا US یا England یا کہیں پہ بھی کوئی ڈرامہ ہو تو ہمارا national narrative produce نہیں کرے گا اور اسی طرح اب آپ دیکھیں کہ پاکستانی ڈراموں میں، تاریخی ڈرامے ہمارے پاس موجود تھے جو خاص طور پر ہندوستان کے narrative کے لیے local ڈرامے ہمارے لیے ضروری ہیں۔

جناب سپیکر: پلیز Order in the House ابھی voting ہونی ہے، Order in the House, تشریف رکھیں۔

خواجہ اظہار الحسن: راشد منہاس ہمارے پاس تھا، عہدِ وفا ہمارے پاس تھا، Sinf-e-Aahan ہمارے پاس تھا، Sher Dil ایک تھی مریم، پروازِ جنون یہ سارے ISPR سے related تھے۔ اگر آپ کے باہر کے content free of the tax کر دیں گے تو پاکستانی TV industry, Pakistani Drama Industry تباہ ہو جائے گی تو میری گزارش ہے کہ اس پر oppose اگر کیا ہے تو منسٹر صاحب بتا دیں کہ Government of Pakistan کا ایسا کونسا provision ہے جو انہوں نے oppose کیا ہے؟ شکریہ۔

جناب سپیکر: آپ منسٹر صاحب سے ملاقات بھی کر لیجیے گا۔

Mr. Speaker: Now, I put the amendment, as moved by Minister for Finance and Revenue to the House. The question is that amendment, as moved, be adopted.

(The amendment was adopted.)

Mr. Speaker: Now, I put the amendment, as moved by Ms. Aliya Kamran Sahiba to the House. The question is that the amendment, as moved, be adopted.

(The amendment was rejected.)

جناب سپیکر: نعیمہ کشور صاحبہ اپنی amendment move کیجیے۔

Ms. Naeema Kishwer Khan: Thank you Mr. Speaker. I, move that in the Finance Bill, 2026, as reported…..

جناب سپیکر: جی sorry آپ نے تو move کر دی تھی، یہ میں put کر رہا ہوں۔

Mr. Speaker: Now, I put the amendment, as moved by Ms. Naeema Kishwer Khan Sahiba to the House. The question is that the amendments, as moved, be adopted.

(The amendment was rejected.)

جناب سپیکر: شاہدہ بیگم صاحبہ move کیجیے، آپ نے move نہیں کی تھی۔

محترمہ شاہدہ بیگم: نیشنل اسمبلی اور جو پارلیمنٹ کے allowances کے متعلق ہے، میں request کروں گی اس کو ضرور adopt کیا جائے گا، کیونکہ اس پر judgement بھی ہے سپریم کورٹ کی، باقی کہیں پر بھی allowances پہ tax نہیں لگتا تو That is why I want to move the amendment in clause 5, that in the Finance Bill, 2026, as reported by the Standing Committee, in clause 5, in sub-clause (52), in paragraph (a), the following new sub-paragraph (i) shall be added and remaining sub-paragraphs shall be renumbered,-

(i) after clause 56, the following new clause (56A), shall be added, namely:-

(56A) Any amount paid as Session Allowance, Parliament House Allowance, Special Parliament House Allowance to the employees of the Secretariats of each House of the Majlis-e-Shoora (Parliament).

تو kindly اس کو accept کیا جائے، یہ کہیں پر بھی allowances پہ tax نہیں ہوتا تو یہاں پر کیوں taxes لگائے جاتے ہیں۔ اس کو consider کیا جائے۔ اس پر judgement ہے سپریم کورٹ کی کہ allowances پہ کہیں بھی tax نہیں ہوتے اس لیے میری request ہے کہ ہمارے employees کے حوالے سے ہے تو یہ protection ہونی چاہیئے اور ہمارا right بھی بنتا ہے کہ ان کے لیے ہم آواز اٹھائیں۔

Mr. Speaker: Minister Finance, do you oppose it?

Senator Muhammad Aurangzeb: Yes, I oppose.

Mr. Speaker: Now, I put the amendment, as moved by Ms. Shahida Begum Sahiba to the House. The question is that the amendments, as moved, be adopted.

(The amendment was rejected.)

Mr. Speaker: Now, I put the amendment, as moved by Khawaja Izhar Ul Hassan to the House. The question is that the amendments, as moved, be adopted.

(The amendment was rejected.)

جناب سپیکر: یہ نثار صاحب کی بھی رہ گئی ہے۔

Mr. Speaker: Now, I put clause 5 to the House. The question is that clause 5, as amended, do stand part of the Bill.

(The clause 5, as amended, stands part of the Bill.)

Mr. Speaker: There are 8 Recommendations in clause 6, as recommended by the Senate also.

جناب سپیکر: عالیہ کامران صاحبہ move کیجیے۔

Ms. Aliya Kamran: I move that in the Finance Bill, 2026, as reported by the Standing Committee, in clause 6, in sub-clause (14), the existing provision of paragraph (3) shall be renumbered as (3A) and following new paragraph (3) shall be inserted before it, namely:-

(3) in Table-II, in column (1), against serial no. 3, in column (2), for sub-clause (i) of clause (b) and entries relating thereto in column (4), the following shall be substituted, namely:-

(i) Economy and economy plus air tickets issued on or after the 1st day of July, 2024.	98.03	Two thousand and five hundred rupees.

Mr. Speaker: Minister Finance, do you oppose it?

Senator Muhammad Aurangzeb: Yes, I oppose.

Mr. Speaker: Ms. Naeema Kishwer Khan Sahiba to move your amendment.

Ms. Naeema Kishwer Khan: Thank you Mr. Speaker. I move that in the Finance Bill, 2026, as reported by the Standing Committee, in clause 6, sub-clause (14), paragraph (3), shall be omitted.

Mr. Speaker: Minister Finance, do you oppose it?

Senator Muhammad Aurangzeb: Yes, I oppose.

جناب سپیکر: باقی present نہیں ہیں۔ نثار احمد صاحب بھی نہیں ہے، ارباب شیر علی صاحب بھی نہیں ہے، امیر سلطان صاحب بھی نہیں ہے۔

Mr. Speaker: Now, I put the amendment, as moved by Ms. Aliya Kamran Sahiba to the House. The question is that the amendment, as moved, be adopted.

(The amendment was rejected.)

Mr. Speaker: Now, I put the amendment, as moved by Ms. Naeema Kishwer Khan Sahiba to the House. The question is that the amendment, as moved, be adopted.

(The amendment was rejected.)

جناب سپیکر: منسٹر صاحب آپ کی بھی amendment ہے یہ آپ move کیجیے۔

Senator Muhammad Aurangzeb: I move that in the Finance Bill, 2026, as reported by the Standing Committee, in clause 6, in sub-clause (14), in paragraph (1), for sub-paragraph (e), the following shall be substituted, namely:—

"(e) excluding mineral waters, aerated waters, hydration drinks or electrolyte beverages specifically formulated to support hydration electrolytes replenishment containing artificial sweetener or sugar or both not exceeding 5g / 100 ml";

Mr. Speaker: Now, I put clause 6 amendment, as moved by Minister for Finance and Revenue to the House. The question is that, the amendment in clause 6, as moved, be adopted.

(The amendment was adopted.)

Mr. Speaker: Clause 6 amendment. Now, I put clause 6 to the House. The question is that the clause 6, as amended, do stand part of the Bill.

(The clause 6, as amended, stands part of the Bill.)

Mr. Speaker: Insertion of new clause 6A. There is an amendment in Insertion of new clause 6A, in the name of Finance Minister. Minister Sahib please move the amendment.

Senator Muhammad Aurangzeb: I, move that in the Finance Bill, 2026, as reported by the Standing Committee, after clause 6, the following new clause shall be inserted, namely:—

"**6A. Amendments in the Finance Act, 2018. —** In the Finance Act, 2018, in section 10, in sub-section (1), in the Table, in column (1), in S. No. 3, in column (3), for the figure "600", the figure "200" shall be substituted;

Mr. Speaker: Now, I put clause 6 amendment, as moved that in the Finance Bill, 2026, as reported by the Standing Committee, after clause 6, the following new clause shall be inserted, namely:—

"**6A. Amendments in the Finance Act, 2018. —** In the Finance Act, 2018, in section 10, in sub-section (1), in the Table, in column (1), in S. No. 3, in column (3), for the figure "600", the figure "200" shall be substituted;.

(The amendment was adopted and clause 6A stands part of the Bill.)

Mr. Speaker: Clause 7. Now, I put clause 7 to the House. The question is that clause 7, do stand part of the Bill.

(The clause 7 stands part of the Bill.)

(Interruption)

Mr. Speaker: First Schedule. Now, I put the First Schedule to the House. The question is that the First Schedule, do stand part of the Bill.

(The First Schedule stands part of the Bill.)

Mr. Speaker: Second Schedule. Now, I put the Second Schedule to the House. The question is that the Second Schedule, do stand part of the Bill.

(The Second Schedule stands part of the Bill.)

Mr. Speaker: Clause 1, Preamble and Short Title. Now, I put clause 1, Preamble and Short Title to the House. The question is that clause-1, Preamble and Short Title, do stand part of the Bill.

(The clause 1, Preamble and Short Title stands part of the Bill.)

Mr. Speaker: Minister for Finance and Revenue, Muhammad Aurangzeb Sahib to move Item No. 4.

Senator Muhammad Aurangzeb: Mr. Speaker! I move that a Bill to give effect to the financial proposals of the Federal Government for the year beginning on the first day of July, 2026 and to amend certain laws [The Finance Bill, 2026], be passed.

Mr. Speaker: Now, I put the Motion to the House. It has been moved that a Bill to give effect to the financial proposals of the Federal Government for the year beginning on the first day of July, 2026 and to amend certain laws [The Finance Bill, 2026], be passed.

(The Motion was adopted and the Bill was passed.)

Mr. Speaker: The House is adjourned to meet again on Wednesday, the 24th June, 2026, at 11:00 a.m.

(The House was adjourned to meet again on Wednesday, the 24th June, 2026, at 11:00 a.m.)